روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 5 مئی 2007ء 17 ربیع الثانی 1428 ہجری 5 ہجرت 1386 ھش جلد 57-92 نمبر 98

یہ تیرا ٹھکانا ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو صبح وشام اس کا ٹھکانہ دوزخ یا جنت والا اس کے سامنے پیش کر کے اسے دکھایا جاتا ہے۔ اگر جنتیوں میں سے ہو تو جنتیوں میں اور اگر دوزخیوں میں سے ہو تو دوزخیوں میں اور اسے کہا جاتا ہے یہ ہے تیرا ٹھکانہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اٹھائے۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب المیت یعرض علیه حدیث نمبر:1290)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

موت کو یاد رکھیں

موت کیا دور ہے؟ جس کی پچاس برس کی عمر ہو چکی ہے۔ اگر وہ زندگی پالے گا تو دو چار برس اور پالے گا یا زیادہ سے زیادہ دس برس۔ اور آخر مرنا ہوگا۔ موت ایک یقینی شے ہے جس سے ہرگز ہرگز کوئی بچ نہیں سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ روپیہ پیسہ کے حساب میں ایسے غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ کچھ حد نہیں، مگر عمر کا حساب کبھی نہیں کرتے۔ بدبخت ہے وہ انسان جس کو عمر کے حساب کی طرف توجہ نہ ہو۔ سب سے ضروری اور حساب کے لائق جو شے ہے وہ عمر ہی تو ہے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور یہ حسرت لے کر دنیا سے کوچ کرے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ جہنم کی زندگی بھی یہاں ہی سے شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان حسرت کے ساتھ مرتا ہے، تو بہت بڑے جہنم میں ہوتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ اب چلا۔ ہیضہ، طاعون، محرقہ، خفقان یا کسی اور شدید مرض میں مبتلا ہوتا ہے، تو موت سے پہلے ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ جو دل اور روح کو فرسودہ کر دیتی ہے۔ اور وہ بھی حسرت ہوتی ہے۔ بعض امراض ایسے ہیں کہ دو منٹ میں دم لینے نہیں دیتے اور جھٹ پٹ کام تمام کر دیتے ہیں۔ جس نے ایک دن بھی مطالعہ کیا کہ میں مرنے والا جانور ہوں وہ اس عذاب سے بچنے کی فکر میں ہوا جو انسان کو حسرت کے رنگ میں کھا جاتا ہے۔

ہمارے عزیزوں میں سے ایک کو قولنج ہوئی۔ آخر پیشاب بند ہو کر سیاہ رنگ کی ایک قے ہوئی اور اس کے ساتھ ہی گردن لٹک گئی۔ اس وقت کہا کہ اب معلوم ہوا کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اس وقت یہاں موجود ہیں، سال آئندہ میں بھی ضرور ہوں گے۔ بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے، آج نہیں ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ اگلے سال ہم نہ ہوں گے۔ اسی طرح اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ضرور ہوں گے اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے۔ پس بڑا ہی مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا اور جھوٹی برادری کو نہیں چھوڑتا۔

(ملفوظات جلد اول ص 427)

موت کے آجانے کا ہم کو کوئی وقت معلوم نہیں کہ کس وقت آجاوے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ اس سے بے فکر نہ ہوں۔ پس دین کی غمخواری ایک بڑی چیز ہے جو سکرات الموت میں سرخرو رکھتی ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔............ (الحج:2) ساعت سے مراد قیامت بھی ہوگی۔ ہم کو اس سے انکار نہیں، مگر اس میں سکرات الموت ہی مراد ہے، کیونکہ انقطاع تام کا وقت ہوتا ہے۔ انسان اپنے محبوبات اور مرغوبات سے یک دفعہ الگ ہوتا ہے اور ایک عجب قسم کا زلزلہ اس پر طاری ہوتا ہے۔ گویا اندر ہی اندر وہ ایک شکنجہ میں ہوتا ہے، اس لئے انسان کی تمام تر سعادت یہی ہے کہ وہ موت کا خیال رکھے اور دنیا اور اس کی چیزیں اس کی ایسی محبوبات نہ ہوں جو اس آخری ساعت میں علیحدگی کے وقت اس کی تکالیف کا موجب ہوں۔

(ملفوظات جلد اول ص 403)

یتامیٰ کی خبرگیری

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
”یتیم کی طرف توجہ نہ کرنا قوم کو تنزل کی طرف لے جاتا ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد 10 صفحہ 219)

نصرت جہاں سکیم کے واقفین
ڈاکٹرز سے ایک ضروری گزارش

مجلس نصرت جہاں کے بانی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 نومبر 1972ء بمقام بیت الاقصیٰ ربوہ میں نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے حوالہ سے فرمایا۔

”اس سکیم کے ماتحت بہت سے کام ہو رہے ہیں۔ اس الٰہی سکیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی رحمت کے عجیب نظارے ہم آئے روز دیکھتے رہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ نظارے جماعت کے سامنے آنے چاہئیں تاکہ وہ بھی شکر ادا کریں اور دل کی گہرائیوں سے الحمدللہ کا ورد کریں اور دین کی راہ میں بشاشت کے ساتھ مزید قربانیاں دینے کے لئے تیار رہوں۔“

(خطبات ناصر جلد 4)

فی الوقت مشرقی، مغربی اور وسطی افریقہ کے 12 ممالک کے 41 احمدیہ طبی اداروں میں خدمت کی توفیق پانے والے پینتالیس سے زائد ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز سے درخواست ہے کہ اپنی پریکٹس کے دوان رونما ہونے والے معجزانہ شفاء اور تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات قلمبند کر کے اشاعت کے لئے ضرور بھجوایا کریں۔ یہ واقعات جماعت کی تاریخ کا حصہ ہیں اور انہیں محفوظ کرنا بھی ہمارے کاموں میں سے ایک کام ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

درخواست دعا

پاکستان بھر میں احمدی طلباء و طالبات پرائمری، مڈل اور انٹرمیڈیٹ وغیرہ کے امتحانات دے رہے ہیں تمام احباب جماعت ان کی اعلیٰ کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام طلباء و طالبات کا حافظ و ناصر ہو۔ (آمین)

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 6 مئی 2007ء

1-30 am خبریں
2-05 am چلڈرنز کلاس
3-05 am رفقاء احمد
3-55 am خطبہ جمعہ
5-00 am تلاوت، درس، خبریں
6-05 am قرآن کریم کوئز
6-35 am لقاء مع العرب
7-40 am کڈز ٹائم
8-10 am خطبہ جمعہ
9-10 am رفقاء احمد
9-40 am مشاعرہ
10-30 am آسٹریلیا کا تعارف
11-00 am تلاوت، درس، خبریں
12-05 pm بستان وقف نو
1-20 pm دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
2-30 pm کڈز ٹائم
3-10 pm انڈونیشین سروس
4-10 pm سپینش سروس
5-15 pm تلاوت، درس، خبریں
6-15 pm بنگلہ سروس
7-05 pm خطبہ جمعہ
8-05 pm بستان وقف نو
9-20 pm دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
10-30 pm سوال و جواب
11-30 pm عربی سروس
12-35 pm کڈز ٹائم

سوموار 7 مئی 2007ء

1-30 am خبریں
2-00 am بستان وقف نو
3-15 am دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
4-15 am علمی خطابات
5-15 am تلاوت، درس، خبریں
6-20 am عربی سیکھئے
6-40 am لقاء مع العرب
7-50 am خطبہ جمعہ
9-00 am سوال و جواب
10-00 am علمی خطابات
11-00 am تلاوت، درس، خبریں
12-15 pm گلشن وقف نو
1-30 pm فرانسیسی سروس
2-00 pm ملاقات
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-05 pm غزوات النبی ﷺ
5-00 pm تلاوت، درس، خبریں
6-00 pm بنگلہ سروس
7-00 pm خطبہ جمعہ
8-00 pm گلشن وقف نو
9-05 pm تقریر
9-40 pm طب و صحت
10-10 pm فرانسیسی سروس
11-30 pm عربی سروس

منگل 8 مئی 2007ء

1-35 am خبریں
2-10 am گلشن وقف نو
3-35 am خطبہ جمعہ
4-45 am تقاریر
5-20 am تلاوت، درس، خبریں
6-15 am فرانسیسی سروس
6-40 am لقاء مع العرب
7-45 am خطبہ جمعہ
8-30 am فرانسیسی ملاقات
9-40 am تقریر
10-10 am غزوات النبی ﷺ
11-00 am تلاوت، درس، خبریں
12-05 pm گلشن وقف نو
1-10 pm عربی سیکھئے
1-25 pm ڈاکومینٹری: افریقن سفاری
1-55 pm سوال و جواب
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm سندھی سروس
5-00 pm تلاوت، درس، خبریں
6-00 pm بنگلہ سروس
7-00 pm جلسہ سالانہ کینیڈا 2005ء
8-10 pm ڈاکومینٹری
8-40 pm عربی سیکھئے
9-00 pm گلشن وقف نو
10-25 pm سوال و جواب
11-30 pm عربی سروس

باقی صفحہ 12 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب مشنری انچارج زیمبیا تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد محترم چوہدری محمد لطیف صاحب مورخہ یکم مئی 2007ء کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور لمبا عرصہ صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ خدمات کی توفیق ملی۔ مورخہ 2 مئی کو نماز عصر کے بعد بیت مبارک ربوہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آنمکرم نے ہی دعا کروائی۔ میرے والد صاحب کا تعلق گھنیالیاں کی ملہی برادری سے تھا اور بیعت سے پہلے جماعت احمدیہ کے شدید مخالفین میں آپ کا شمار ہوتا تھا اور کسی احمدی سے ملنا یا بات کرنا گوارا نہ تھا بعد ازاں دعوت الامیر کسی طرح ہاتھ لگی اور دل کی کایا پلٹ گئی۔ احمدی ہونے کے بعد اسی شدت کے ساتھ ساری زندگی جماعت احمدیہ اور خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھا، چندوں کی ادائیگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ کی اولاد میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ میرے بڑے بہنوئی مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ نصیر آباد غالب ربوہ ہیں اور میری دوسری بہن مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیوہ ہیں۔ وفات کی اطلاع ان کو بھی لندن میں ہوئی تدفین سے قبل تشریف لے آئیں۔ خاکسار بھی وفات کے وقت زیمبیا میں تھا تاہم اللہ تعالیٰ نے آخری دیدار کی توفیق دی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

❁ ایبٹ لیبارٹریز پاکستان لمیٹڈ کو B.Sc بائیو میڈیکل یا الیکٹرانکس انجینئر درکار ہیں۔ درخواستیں 13 مئی 2007ء تک بالمقابل ریڈیو ٹرانسمیشن سینٹر حیدرآباد روڈ کراچی پہنچ جانی چاہئیں۔

❁ سکول آف بزنس اینڈ اکنامکس لاہور کو بزنس ایڈمنسٹریشن، فنانس اینڈ اکنامکس اور مارکیٹنگ اینڈ سپلائی میں ماہر افراد کی ضرورت ہے۔ درخواستیں 20 مئی 2007ء تک ہیڈ آفس آف ہیومن ریسورسز، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی B-19 جوہر ٹاؤن لاہور پہنچ جانی چاہئیں۔

❁ Makro Cash & Carry کو سٹور آفیسرز، کیشئرز، ایڈمن اینڈ لوجسٹک سنٹر آفیسرز، Goods Receiving Officers اور Tlesales Officers درکار ہیں۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 6 مئی ہے۔ ایڈریس ہیومن ریسورسز مینیجر D-22 منگو پیر روڈ سائٹ ایریا کراچی۔

❁ Efroze کیمیکل انڈسٹریز کو ڈاکٹرز میل اینڈ فی میل میڈیکل آفیسرز، آئی سی یو میڈیکل آفیسرز، پیرا میڈیکل سٹاف، نرسز، ٹیکنیشنز، ٹیلی فون آپریٹرز، پلمبرز، الیکٹریشنز، اکاؤنٹینٹس، ککس، ڈش واشر اور ہیلپرز درکار ہیں۔ درخواستیں کورنگی کراسنگ کورنگی روڈ کراچی پوسٹ کوڈ 75190 کے ایڈریس پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔

❁ ٹیلی کام میں تجربہ کار اور گریجویٹ افراد جو کہ CS/CE/CIS کی ڈگری کے حامل ہوں درکار ہیں درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 مئی 2007ء ہے۔ ایڈریس:

Box # 73858 C/O Dawn Karachi

نوٹ:۔ تفصیلات کے لئے 29/اپریل 2007ء کا انگریزی اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

نکاح و تقریب رخصتانہ

❁ مکرم عمران احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ فائزہ منور صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب بھٹی مرحوم کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم خالد احمد صاحب بھٹی ابن مکرم محمد صدیق صاحب بھٹی نواب شاہ مورخہ 25 مارچ 2007ء کو دارالعلوم شرقی حلقہ نور میں مکرم مغفور احمد صاحب منیب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم منیر احمد صاحب فرخ امیر جماعت اسلام آباد نے دعا کے ساتھ رخصت کیا دلہن مکرم محمد یار عارف صاحب چک 98 شمالی ضلع سرگودھا کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے لئے یہ رشتہ بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

پتہ درکار ہے

❁ مکرم ضیاء الحق شاہ صاحب ولد نعمت علی شاہ صاحب ساکن مونا باؤ تحصیل ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین کا حالیہ ایڈریس دفتر ہذا کو درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو محترم ضیاء الحق شاہ صاحب کا موجودہ پتہ معلوم ہو تو براہ کرم دفتر دارالقضاء ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور ملفوظات میں مستعمل

حافظ شیرازی کے اشعار

حضرت مسیح موعود نے درج ذیل فارسی شعراء کے اشعار اپنی کتب تقاریر میں استعمال فرمائے ہیں بعض اشعار ایک سے زائد بار بھی مستعمل ہوئے ہیں۔

نام	اشعار	مصرعے
1۔شیخ مصلح الدین سعدی	78	14
2۔مولانا جلال الدین رومی	21	4
3۔حافظ شیرازی	20	3
4۔مولانا جامی	5	1
5۔مولانا نظامی	3	2
6۔امیر خسرو	1	3
7۔عمر خیام	2	......
8۔سرمد	2	1
9۔عبداللہ انصاری	2	......
10۔نظیری	1	......
11۔ہلالی	1	......
12۔ابوسعید ابی الخیر	......	1
13۔شمس تبریز	......	1
14۔عرفی	......	1
15۔محمد شاہ رنگیلا	......	1
16۔محمد یوسف سنوری	1	......

بطور ضرب المثل 7 اشعار اور 10 مصرعے استعمال ہوئے ہیں۔

36 اشعار اور 5 مصرعوں کے بارے میں ابھی تک معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ کس کے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے حافظ شیرازی کے 20 اشعار اور 3 مصرعے استعمال کئے ہیں بعض اشعار کئی بار استعمال کئے ہیں۔

1-خوش بود گر محکّ تجربہ آید بمیاں
تاسیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد
(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد اول ص303)

ترجمہ: بہتر ہو کہ تجربہ کی کسوٹی استعمال کی جائے تاجس کا جھوٹ ثابت ہو جائے اس کا منہ کالا ہو۔

2-گویند سنگ لعل شود درمقام صبر
آرے شود ولیک بخون جگر شود
(ملفوظات جلد چہارم ص18)

ترجمہ : کہتے ہیں صبر کرنے (یعنی لمبا عرصہ گذرنے) سے پتھر لعل بن جاتا ہے ہاں بن جاتا ہے لیکن خون جگر پی کر

3-گرچہ وصالش نہ بکوشش دہند
ہر قدر اے دل کہ بتوانی بکوش
(الحکم 10/اکتوبر 1905 ملفوظات جلد چہارم ص411)

ترجمہ: اگرچہ اس کا وصال کوشش سے حاصل نہیں ہوسکتا پھر بھی اے دل جہاں تک تجھ سے ہوسکے کوشش کرلے۔

4 -ترسم آں قوم کہ بر درد کشاں مے خندند
در سرِ کار خرابات کند ایمان را
(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد اول ص671)

ترجمہ: میں ڈرتا ہوں کہ جو لوگ تلچھٹ پینے والوں پر ہنستے ہیں وہ کسی دن اپنا ایمان شراب وغیرہ کے کاموں پر لٹادیں گے۔

5 -زاہد ظاہر پرست از حال ما آ گاہ نیست
درحق ماہر چہ گوئی ،ہیچ اکراہ نیست
(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص94)

ترجمہ: کوئی ظاہر پرست زاہد ہمارے حال سے واقف نہیں ہوسکتا اس لئے ہمارے متعلق تو جو کچھ بھی کہے بُرا ماننے کی کوئی وجہ نہیں۔

6- نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جواناں سعادت مند پند پیر دانا را
(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد دوم ص103)

ترجمہ: اے عزیز نصیحت پر کان دھرا کرو کیونکہ نیک کردار نوجوان بوڑھے دانا کی نصیحت کو جان سے زیادہ عزیز تر رکھتے ہیں

7۔عیب رنداں مکن اے زاہد پاکیزہ سرشت
توچہ دانی کہ پس پردہ چہ خوبست وچہ زشت
(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد3 ص302)

ترجمہ: اے پاک طبیعت زاہد رندوں پر اعتراض مت کر تجھے کیا پتہ کہ پردہ کے پیچھے کوئی چیز خوبصورت ہے یا بدصورت ۔

8 - چوبشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست
(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد نمبر 3 ص320)

ترجمہ: جب تو دل والوں کی کوئی بات سنے تو مت کہہ اٹھ کہ غلط ہے اے عزیز تو بات نہیں سمجھ سکتا غلطی تو یہی ہے

9 -آسماں بار امانت نتواست کشید
قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند
(آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد5 ص173)

ترجمہ: فرشتے اس امانت کا بوجھ نہ اٹھا سکے آخر قرعہ فال مجھ دیوانہ کے نام ہی نکلا

10 -درکوئے نیکنامی مارا گذرنداند
گر تو نمے پسندی تغیر کن قضا را
(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 231)

ترجمہ: نیک نامی کے راستہ تک ہمیں رسائی نہیں ملی اگر تجھے پسند نہیں تو حکم قضا کو بدل لے اگر تجھ سے ہوسکے۔

11-یہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
(الحکم 6 جنوری 1900ء ملفوظات جلد اول ص300)

ترجمہ: دیکھو راستہ کا فرق کہاں سے کہاں تک ہے۔

12-پیداست ندا کہ بلندست جنابت
(الحکم 10 دسمبر 1900 ملفوظات جلد اول ص436)

ترجمہ: آواز سے ظاہر ہے کہ تیری بارگاہ بہت بلند ہے۔

13 -فیض روح القدس ارباز مدد فرماید
ہمہ آں کا رکنیم آنچہ مسیحا مے کرد
(اربعین روحانی خزائن جلد 17 ص359)

ترجمہ: اگر روح القدس کا فیض مدد کرے تو سبھی وہ کام ہم کریں جو مسیحا کیا کرتا تھا

14- چہ خوش ترانہ زدآں مطرب مقام شناس
کہ درمیاں غزل قول آشنا آورد
(الحکم 24 اپریل 1902 ملفوظات جلد دوم ص202)

ترجمہ: اس موقع شناس گویّے نے کتنا اچھا راگ گایا۔کہ غزل کے اندر محبوب کی بات بھی لے آیا۔

15-خیال روئے تو بستن نہ کار خاماں است
کہ زیر سلسلہ رفتن طریق عیار یست
(الحکم 24 اگست 1902 ملفوظات جلد دوم ص256)

ترجمہ: تیرے چہرے کا تصور جمانا کچے آدمیوں کا کام نہیں کیونکہ تری زلفوں کے سایہ میں آنا چالاکی کا طریقہ ہے-

16 - مرید پیر مغانم زمن مرنج اے شیخ
چرا کہ وعدہ تو کردی و اوبجا آورد
(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 ص44)

ترجمہ: اے شیخ میں تو پیر مغاں کا مرید ہوں مجھ سے مت ناراض ہو کیونکہ وعدہ تو نے کیا تھا اور پورا اس نے کردیا۔

17 - سخن انیست کہ مابے تو نخواہیم حیات
بشنو اے پیک سخن گیرد سخن بازرساں
(ملفوظات جلد دوم ص294)

ترجمہ: پیغام یہ ہے کہ ہم تیرے بغیر زندگی کے خواہشمند نہیں اے قاصد پیغام سمجھ لے اور پھر اسے اس طرح پہنچانا۔

18 -واعظاں کیں جلوہ بر محراب مے کنند
چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند
(الحکم 24 اپریل 1903ء ملفوظات جلد سوم ص230)

ترجمہ: وہ واعظ جو محراب و منبر پر دکھائی دیتے ہیں جب خلوت میں جاتے ہیں تو اس کے الٹ کام کر جاتے ہیں۔

19 -چو کار عمر ناپیدا ست با ایں اولیٰ
کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشیم
(الحکم 31 اکتوبر 1902ء، ملفوظات جلد چہارم ص394، ملفوظات جلد دوم ص399)

ترجمہ: جب عمر کا معاملہ پوشیدہ ہے تو بہتر ہے ہم موت کے آنیکے دن محبوب کے سامنے ہوں۔

20۔ توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر مے کنند
(البدر 15 مئی 1903ء ملفوظات جلد سوم صفحہ 290)

ترجمہ۔توبہ کی تلقین کرنے والے خود کیوں کم توبہ کرتے ہیں۔

21۔ مابداں منزل عالی نتوانیم رسید
ہاں اگر لطفِ توشما پیش نہد گامے چند
(البدر 8 جون 1904 ملفوظات جلد چہارم ص58)

ترجمہ: ہم اس عالی بارگاہ تک نہیں پہنچ سکتے سوائے اس کے تو خود مہربانی سے چند قدم آگے بڑھ آئے۔

22 -عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نکرد
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست
(حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد22 ص178)

ترجمہ: کون عاشق ہے جو محبوب کے حال پر نظر نہ کرے۔حضرت درد ہی نہیں ورنہ طبیب تو موجود ہے

23 - ہزار نکتۂ باریک ترزمو اینجاست
نہ ہر کہ سر بتر اشد قلندری داند
(تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22 ص566)

ترجمہ: یہاں بال سے بھی باریک ہزاروں بھید ہیں یوں نہیں کہ جو بھی سر منڈ والے اس کو قلندری سمجھ لے۔

حافظ شیرازی

ایران کے ممتاز شاعر حافظ شیرازی کا پورا نام حافظ محمد شمس الدین تھا۔آپ کا لقب لسان الغیب اور ترجمان الاسرار ہے۔والد کا نام بہاؤ الدین تھا جو تاجر تھے اور کاروبار کے سلسلہ میں اصفہان کو چھوڑ کر شیراز میں رہائش پذیر ہوگئے ابو اسحٰق اینجہ اور مبارزالدین شاہ شجاع فارس کے حکمران حافظ کے معاصر تھے۔زمانہ سیاسی بے چینی کا تھا۔جس کا اثر شاعری پر بھی پڑا،غزلیات کا رنگ عموماً عارفانہ ہے شہرت ہندوستان پہنچی تو محمود شاہ بہمنی بادشاہ دکن اور غیاث الدین حاکم بنگال نے آنے کی دعوت بھیجی۔ لیکن حافظ سفر کی زحمت برداشت نہ کر سکے۔تصیف ''دیوان حافظ'' کی قدر و قیمت کا یہ عالم ہے کہ لوگ اس سے فال بھی نکالتے ہیں

دیوان حافظ کا ترجمہ دنیا کی کئی زبانوں انگریزی عربی، جرمن ،فرانسیسی ،ترکی اور اردو میں ہوچکا ہے۔

عربی میں ایک ترجمہ مصری پروفیسر ابراہیم نے کیا اس باب میں گوئٹے کے دیوان مغربی کو بھی نہیں بھولنا چاہیے ۔مغربی تراجم میں ہرمن بکنل اور کیپٹن وبر فورس نے مکمل دیوان کے تراجم کئے۔مس گرٹروڈ بل نے تینتالیس منتخب غزلوں کا ترجمہ کیا تراجم کا سلسلہ اب تک جاری ہے مگر حافظ کے کلام کی رعنائی اور اس کی اصل روح کو ترجمے کی قید میں لانا تقریباً ناممکن ہے اس کی شاعری کی سب سے بڑی خصوصیت جذب و مستی وارفتگی اور ذوق وشوق کی ایک کیفیت ہے جو دنیا کے بہت کم شاعروں کو نصیب ہوئی ہے کلام حافظ میں جذبہ وفن اور حقیقت و مجاز کی پر کیف اور بیمثال ہم آہنگی ہے رضا قلی ہدایت کے خیال میں ایران کی چار مقبول ترین کتابیں یہ ہیں ''دیوان حافظ'' ''گلستان سعدی'' ''شاہنامہ فردوسی'' اور ''مثنوی معنوی'' حافظ نے قران مجید حفظ کیا تھا اس لئے یہ تخلص اختیار کیا عربی زبان پر اس کی غیر معمولی قدرت کا اندازہ اس کے دیوان کے مطالعے سے ہوسکتا ہے۔

ماخوذ

جمہوریت کے سو برس۔ ہر دہائی کا جائزہ

1901ء تا 2000ء تک جمہوریت کے قیام کی تاریخ

جمہوری تصورات کے ارتقا اور جمہوریت کے عملی اطلاق کی تاریخ میں دلچسپ فرق پایا جاتا ہے۔ یورپ میں علوم کا احیا سولہویں اور سترھویں صدی میں ہوا۔ اٹھارھویں اور انیسویں صدی میں دنیا دریافت سے ایجاد کے عہد میں داخل ہوئی۔ اس عہد کی اہم ترین ایجادات میں چھاپہ خانہ، آبی توانائی (کپڑا سینے کی لوم) دخانی توانائی (بھاپ سے چلنے والا ریلوے انجن) اور برقی توانائی (بجلی) کو شمار کیا جاتا ہے۔ ان عہد آفریں ایجادات کے صنعتوں میں ظہور سے پیداواری ڈھانچوں، فکری سانچوں اور معاشرتی تعلقات کی نئی صورتیں سامنے آنے لگیں۔ روزگار کی نئی صورتوں سے نئے معاشی طبقات پیدا ہوئے تو حکمرانی کے طور طریقوں پر سوالات اٹھنے لگے۔ دریافت اور ایجاد کے دوراہے سے علم کے نئے آفاق نمودار ہوئے تو قدیم اخلاقی اقدار پر بھی از سر نو غور و فکر شروع ہوا۔

1688ء میں برطانیہ میں آئینی بادشاہت قائم ہوئی اور اس کے ٹھیک سو برس بعد فرانس میں انقلاب برپا ہوا۔ عین اس وقت بحیرہ اوقیانوس کے اس پار امریکہ میں انسانی تاریخ کا پہلا باضابطہ جمہوری دستور تشکیل دیا جا رہا تھا۔ تھامس پین اپنی تحریروں سے نسل انسانی کو حیرت کا درس دے رہا تھا۔ جرمنی میں کانٹ اور ہیگل فلسفہ اور فکر کو نئی جہتیں بخش رہے تھے۔ برطانیہ میں ہیوم اور لاک نے جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور مفروضات پر تاسیسی کام کیا، رودبار انگلستان کے پار فرانس میں روسو، والٹیر، دیدرو اور ماٹیس کیو اپنی تحریروں سے انسانی فکر اور عوامی شعور میں انقلاب برپا کر رہے تھے۔ فکر انسانی کے خمیر میں انسان دوست اور جمہوری عناصر کی آمیزش کی جا رہی تھی۔ انیسویں صدی کے آخر تک جمہوریت کے فکری خدوخال اور مفروضات بہت حد تک واضح شکل اختیار کر چکے تھے تاہم کرہ ارض پر جمہوریت کی عملی صورت گری کا خواب اپنی تکمیل سے بہت دور تھا۔

بیسویں صدی شروع ہوئی تو افریقہ، ایشیا اور لاطینی امریکہ کے وسیع خطے نو آبادیاتی استحصال کے چنگل میں گرفتار تھے۔ براعظم یورپ کے بیشتر حصوں پر مطلق العنان بادشاہت یا شخصی حکومتوں کا چلن تھا۔ 1908ء میں سویڈن سے آزادی کے بعد ناروے نے بھی بادشاہت قائم کر لی۔ ترکی سے آزادی کے بعد البانیہ نے بھی یہی راستہ اختیار کیا۔

اس دہائی کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ گزشتہ دو صدیوں میں ارتقا پانے والے فلسفیانہ افکار عوام تک پہنچ رہے تھے۔ چنانچہ ہر جگہ عوام اور محکوم طبقات میں آزادی، مساوات اور معیار زندگی میں بہتری کے لئے بے پناہ جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ جمہوریت کی اقدار اور جمہوری طرز حکومت کے عملی پہلو بڑی حد تک واضح ہو چکے تھے۔ تاہم جمہوری طرز حکومت کا کوئی کامیاب عملی نمونہ موجود نہیں تھا۔

سیاسی ڈھانچوں کے ارتقا اور معاشی و معاشرتی تبدیلیوں میں گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ جہاں تک معاشی ترقی کا سوال ہے بیسویں صدی کے ابتدائی برسوں میں گزشتہ صدی کی حیران کن سائنسی ایجادات اور دریافتوں کے باعث ترقی کا اکہرا تصور پایا جاتا ہے۔ یہ سادہ لوح خیال عام تھا کہ انسانی علوم و فنون اپنے انتہائی عروج کو پہنچ چکے ہیں۔ بہترین انسانی معاشرے کا نمونہ حاصل کیا جا چکا ہے۔ آئندہ انسانی ارتقا کا راستہ ہموار ہو گا۔ یہ تصور انسانی معاشرے کی پیچیدگی کو نظر انداز کرنے کے علاوہ انسانی امکان کے بے پناہ تنوع اور وسعت پر عدم اعتماد بھی ظاہر کرتا تھا۔ مثال کے طور پہ شہری منصوبہ بندی کے ماہرین موٹر کار کو محض ایک عجوبہ سمجھتے تھے اور یہ ماننے پر تیار نہیں تھے کہ مستقبل قریب میں گھوڑا گاڑی کا استعمال متروک ہو جائے گا۔ حربی امور کے اعلیٰ ترین اساتذہ جنگ میں ہوائی جہاز کی اہمیت کو سمجھنے سے قاصر تھے۔ ترقی اور جدت کے اس محدود تصور کا سیاسی پہلو یہ تھا کہ جمہوریت کو ایک پیچیدہ سیاسی نظام کی بجائے گویا بجلی کا بلب قسم کی کوئی چیز سمجھا جاتا تھا جس کا کھٹکا دبانے سے پلک جھپکنے میں روشنی ہو جائے۔ اس سے ایک طرف تو جمہوریت پسندوں کو فوری نتائج کی عدم موجودگی میں مایوسی ہوتی تھی۔ دوسری طرف جمہوریت دشمن عناصر کو جمہوریت کی ابتدائی ناکامیوں کو دلیل بنا کر جمہوری تصورات کو لتاڑنے کا موقع ملتا تھا۔

اس عشرے میں دنیا بھر میں بیک وقت جمہوری، اشتراکی اور نراجی تصورات مقبول ہو رہے تھے۔ رجعت پرست طبقہ ان تمام فکری تحریکوں میں کوئی فرق کئے بغیر انہیں یکساں طور پر استبداد اور استحصالی نظام کے لئے خطرناک سمجھتا تھا۔ چنانچہ مراعات یافتہ طبقات جمہوریت کے خلاف پراپیگنڈے اور گٹھ جوڑ کی ایک وسیع مہم کا حصہ تھے۔

پورے یورپ میں، سوائے برطانیہ کی آئینی بادشاہت کے، کہیں بھی جوابدہ جمہوری حکومت کا وجود نہیں تھا۔ برطانیہ میں بھی دارالعلوم کے لئے حق رائے دہی میں حسب نسب، جنس اور تعلیمی حیثیت کی بنیاد پر امتیازات موجود تھے۔ دوسری طرف یہ بھی حقیقت تھی کہ برطانیہ کے نو آبادیاتی مقبوضات دیگر تمام نو آبادیاتی ریاستوں سے زیادہ تھے۔ صنعتی طور پر ترقی یافتہ امریکہ میں رنگ کی بنیاد پر بدترین امتیازی سلوک موجود تھا۔ عورتوں اور سیاہ فام شہریوں کو حق رائے دہی حاصل نہیں تھا۔ دوسرے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ بیسویں صدی کے آغاز پر سوائے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے دنیا میں کہیں بھی مکمل بالغ رائے دہی اور جمہوری حکومت کا مثالی نمونہ موجود نہیں تھا۔

1911ء تا 1920ء

1914ء تک براعظم یورپ میں صرف تین جمہوریتیں موجود تھیں۔ یعنی فرانس، سوئٹزرلینڈ اور پرتگال۔ جہاں تک ریاستی بندوبست کے خدوخال کا تعلق ہے انیسویں صدی سے بیسویں صدی کی پہلی دہائی تک عالمی سطح پر تین قابل ذکر رجحانات پائے جاتے تھے۔

1۔ ریاستی تنظیم سے آزاد علاقوں کو قومی ریاستوں کے دائرہ کار میں لانا۔ بیسویں صدی کے آغاز پر دنیا بھر میں صرف صحرائے عرب کے کچھ ایسے حصے باقی رہ گئے تھے جو کسی ریاستی نظم کے پابند نہیں تھے جہاں لوگ خانہ بدوش طرز کی زندگی گزارتے تھے اور جو کسی قومی ریاست کا حصہ نہیں تھے۔

2۔ طاقتور ریاستوں کی طرف سے کمزور مگر آزاد ریاستوں کو اپنا حصہ بنا لینا مثلاً زار روس نے وسط ایشیائی ریاستوں کا روس کا حصہ بنا لیا۔

3۔ چھوٹی ریاستوں کا مل جل کر ایک بڑی ریاست تشکیل دینا مثلاً جنوبی یورپ میں بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے انضمام سے اٹلی کا قیام اور شمالی یورپ میں جرمنی کا اتحاد۔

ان تینوں رجحانات کے نتیجے میں ریاستوں کی مجموعی تعداد میں قابل ذکر کمی واقع ہوئی۔

بیسویں صدی کی دوسری دہائی میں پرانا عالمی نظام گویا زلزلوں کی زد میں رہا۔ تعلیم کے فروغ، کسی قدر خوشحالی نیز ذرائع پیداوار میں وسعت اور معیشت کے ابھرتے ہوئے رجحانات نے قدیم سیاسی ڈھانچوں میں دراڑیں ڈالنا شروع کر دیں۔ 1910ء میں پرتگال میں بادشاہت کا خاتمہ ہوا۔ چینی بادشاہت انسانی تاریخ میں کسی خطے پر مسلسل حکمرانی کا قدیم ترین ادارہ تھا۔ 1911ء میں چین میں بادشاہت ختم ہوئی۔ 1917ء میں زار روس کو تخت سے دست بردار ہونا پڑا۔ 1918ء میں جرمنی اور آسٹریا میں بادشاہت ختم ہو گئی۔ ترکی میں عثمانیہ خاندان کی حکومت رسمی طور پر 1923ء تک جاری رہی۔ تاہم حقیقی معنوں میں پہلی عالمی جنگ ترک بادشاہت کے لئے بھی نقارہ کوچ ثابت ہوئی۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد دھوئیں کے بادل صاف ہوئے تو معلوم ہوا کہ دنیا کے نقشے سے چار مضبوط ترین بادشاہتوں کا خاتمہ ہو چکا تھا۔

پہلی عالمی جنگ ایک سیاسی قتل سے شروع ہوئی تھی اور متحارب فریق مختلف مقاصد کے ساتھ اس جنگ میں شریک ہوئے تھے۔ کسی کو عالمی منڈیوں پر اجارہ درکار تھا تو کوئی نو آبادیاتی نظام کا تحفظ چاہتا تھا۔ کسی کو جمہوریت کا فروغ عزیز تھا تو کسی کو نئے جنگی ہتھیاروں کی آزمائش مطلوب تھی۔ امریکہ اس جنگ کے اختتامی مرحلے میں میدان میں اترا تھا۔ امریکی صدر ولسن نے عالمی جنگ کو جمہوریت کے فروغ کا ذریعہ قرار دیا۔ عالمی طاقتیں خاص طور پر فاتح اقوام پہلی عالمی جنگ کے تاریخی، سیاسی، معاشرتی اور معاشی عواقب سمجھنے میں ناکام رہیں۔ عالمی جنگ میں کامیابی کو جدید سیاسی و معاشی حقائق نیز بدلتے ہوئے عالمی تناظر میں سمجھنے کی بجائے از کار رفتہ جنگی اصطلاحات میں پرکھا گیا۔ جنگ میں فتح کو گویا اپنے قومی دعوؤں اور ہنگامی نعروں کی کامیابی گردانا گیا۔ شکست خوردہ ملکوں پر بھاری تاوان جنگ عائد کیا گیا۔ ان کے حصے بخرے کرنے کے علاوہ انہیں معاشی اور سماجی طور پر کمزور کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان ہتھکنڈوں سے مفتوح ممالک میں پیدا ہونے والا غم و غصہ دوسری عالمی جنگ پر منتج ہوا۔

اس پورے عشرے میں دنیا کا نقشہ اتھل پتھل ہوتا رہا۔ انسانی معاشرہ بادشاہت، تحکم اور مطلق العنانی کے تاریک غاروں سے نکل کر لرزیدہ قدموں کے ساتھ نئی پگڈنڈیوں کی طرف بڑھ رہا تھا تاہم بے داغ سبزے کی بہار اور رواں پانیوں کے چشمے ابھی کچھ دور تھے۔

1921ء تا 1930ء

بہت سے ممالک میں سیاسی انتظام اور اقتدار کے قدیم نظام ختم ہو رہے تھے لیکن نئے بندوبست کے خدوخال واضح نہیں تھے۔ صدیوں تک بادشاہت کے زیر سایہ زندگی بسر کرنے والے معاشروں میں وہ سماجی ادارے، روایات اور رویے موجود نہیں تھے جو جمہوریت کے لئے لازم خیال کئے جاتے ہیں۔ مطلق العنانی کے برگد تلے انسانی مساوات، رواداری، استحقاق اور آزادی اظہار کے نازک پودے نہیں اگتے نہ ان رویوں پہ درباری سیاست کی تاریک غلام گردشوں میں برگ و بار آتا ہے۔

عالمی جنگ کے بعد جرمنی بادشاہت سے نکل کر عدم استحکام کے ایک طویل دور میں داخل ہو گیا۔ روس میں جمہوری حکومت ایک سال سے بھی کم عرصے میں دم توڑ گئی اور وہاں انسانی تاریخ میں پہلی بار اشتراکی نظام حکومت کا تجربہ شروع ہوا۔ ترکی میں خلافت کے خاتمے کے بعد فوجی مطلق العنانی کا آغاز ہوا۔ سپین، اٹلی اور جرمنی میں فسطائیت کی کثیف دھند چھا گئی۔

اگرچہ انیسویں صدی میں علاقائی بالادستی کی کشمکش نے ریاستی حد بندی میں نسلی شناخت کا رجحان بڑی حد تک محدود کر دیا تھا لیکن عالمی جنگ کے خاتمے پر نسلی بنیادوں پر کئی ممالک وجود میں آئے۔ تاہم اس تمام اتھل پتھل کا حتمی نتیجہ یہ نکلا کہ 1917ء میں چھ جمہوری ریاستوں سے بڑھ کر 1922ء تک جمہوریت سے وابستگی کی دعوے دار ریاستوں کی تعداد کم

ازکم اکیس ہو چکی تھی۔

اس دہائی میں ایک اہم واقعہ امریکہ اور برطانیہ سمیت دنیا کے بہت سے ممالک میں عورتوں کے لئے حق رائے دہی کا حصول تھا۔ قبل ازیں بہت کم ممالک میں عورتیں سیاسی عمل میں شریک ہوسکتی تھیں اور ان ممالک میں بھی عورتوں کے سیاسی اور جمہوری حقوق پر طرح طرح کی پابندیاں تھیں۔ عالمی جنگ میں مردوں کی بڑی تعداد میں لام بندی نے عورتوں کے لئے معیشت میں داخلے کی راہ ہموار کردی۔ کھیتوں اور کارخانوں میں افرادی قوت کے بحران سے نمٹنے کے لئے جنگ میں شریک بیشتر ممالک میں عورتوں نے مردوں کی جگہ سنبھال لی۔ جنگ کی ہنگامی صورتحال ختم ہونے کے بعد ان عورتوں کو ملازمتوں سے زبردستی فارغ کرنا ممکن نہیں تھا۔ جنہوں نے بحران میں اپنی تخلیقی اور انتظامی صلاحیتوں کا بھرپور ثبوت دیا تھا۔ معاشی حالت بہتر ہونے سے عورتوں کے سماجی مرتبے اور سیاسی رسوخ میں زبردست اضافہ ہوا۔ انسانی تاریخ میں پہلی مرتبہ عورتیں سیاست میں اپنی آواز بلند کررہی تھیں۔ اس عشرے کی ایک اہم خصوصیت غیر شخصی اور دوررس ذرائع ابلاغ مثلاً ریڈیو اور فلم کا ظہور تھا۔ ان ذرائع ابلاغ سے تعلیم یافتہ افراد کے علاوہ عام لوگوں کو بھی گھر بیٹھے دنیا کے دوسرے ممالک کی تہذیب، رہن سہن اور حالات کے بارے میں جاننے کا موقع ملا۔ ان معلومات کے نتیجے میں ایک طرف رہن سہن کے نمونوں اور اقدار میں تبدیلیوں کی رفتار تیز ہوئی۔ دوسری طرف پسماندہ ممالک اور نوآبادیات میں بسنے والے انسانوں میں ترقی جمہوریت اور آزادی کی تڑپ تیز ہوئی۔

1931ء تا 1940ء

بیسویں صدی کی چوتھی دہائی کا آغاز 1929ء ہی میں ہوگیا تھا۔ عالمی کساد بازاری سے شروع ہونے والا یہ عشرہ دوسری عالمی جنگ پر تمام ہوا۔ مستحکم جمہوری حکومتیں اس معاشی بحران پر کسی نہ کسی طور پر قابو پانے میں کامیاب ہوگئیں لیکن نوزائیدہ جمہوری حکومتوں اور غیر جمہوری مملکتوں میں معاشی بحران نے ایسی شدت اختیار کی کہ جمہوری امنگیں کملا کر رہ گئیں۔

غیر جمہوری حکومتوں سے جمہوریت کی طرف سفر میں عدم استحکام، افراتفری اور معاشی بحرانوں کا ظہور کم و بیش ناگزیر ہوتا ہے۔ جو قومیں یہ عبوری عرصہ جمہوریت کی ناگزیر قیمت سمجھتے ہوئے قبول کرلیتی ہیں، ان میں جمہوریت اپنے پیروں پر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو جاتی ہے اور جو قومیں عارضی ابتلاء سے گھبرا کر فوری نجات کے لئے معروف راستے سے انحراف کرتی ہیں انہیں جمہوریت کی طرف سفر میں مزید بھٹکنا پڑتا ہے۔

جمہوریت افروزی کا راستہ طویل، صبر آزما اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ جمہوریت کا لطیف دودھ تیر بہدف صدری نسخوں کی ملاوٹ قبول نہیں کرتا۔ جرمنی، اٹلی، سپین اور کچھ دوسری ریاستوں نے جمہوری تجربے کی کشاکش سے گھبرا کر جمہوریت سے انحراف کیا جس کا نتیجہ ان ریاستوں سمیت ساری دنیا کو دوسری عالمی جنگ کی صورت میں بھگتنا پڑا۔

بیسویں صدی کی چوتھی دہائی جمہوریت کے فروغ میں جمود کا عرصہ تھا جو فسطائیت، جارحیت اور خانہ جنگی سے عبارت تھا۔ اس عشرے کی بحرانی کیفیت میں جمہوریت کے نوزائیدہ تجربے کی ساکھ کو بے حد نقصان پہنچا۔ فکر و فلسفے میں تعقل کی بجائے رومانیت غالب آئی۔ سیاست میں روشن خیالی کی جگہ رجعت پسندی رائج ہوئی۔ فنون عالیہ میں رجائیت کی بجائے مایوسی اور روایت پسندی نے زور پکڑا۔ جمہوریت کی طرف پیش رفت سیدھی شاہراہ پر مسلسل سفر نہیں ہے۔ معاشرتی ارتقاء کی منزل پیمائی میں ہزار کٹھنائیاں آتی ہیں۔ فسطائیت اور نظریاتی آمریت پر محیط یہ عشرہ انسانی تاریخ کا ایک بڑا المیہ تھا اور جمہوری تجربے میں اضطراب انگیز فصل خزاں۔

1941ء تا 1950ء

دوسری عالمی جنگ چھ برس تک پانچ براعظموں پر لڑی گئی۔ کروڑوں انسان جن میں پیشہ وارانہ ماہرین، ہنرمند، تجربہ کار، معمر افراد اور باصلاحیت نوجوان شامل تھے، ہلاک ہوگئے۔ مرنے والوں کی تعداد کا اندازہ چھ کروڑ سے اوپر تھا۔ خوشحال اور زرخیز خطے بدحالی اور ویرانی کا منظر پیش کررہے تھے۔ ان گنت شہر اور بستیاں صفحۂ ہستی سے معدوم ہوگئیں۔ مثال کے طور پر جرمنی میں 40 فیصد عمارتیں مکمل طور پر ملبے کا ڈھیر بن چکی تھیں۔ کروڑوں افراد بے گھری، بیماری یا بے روزگاری کا سامنا کررہے تھے۔ لاکھوں افراد غنیم کی قید میں تھے یا لاپتہ تھے۔ معمول کی شہری سہولیات مثلاً پینے کا پانی، گھروں کو گرم کرنے کا انتظام، لباس اور صفائی کا بندوبست ٹوٹ پھوٹ چکا تھا۔ سڑکیں، پُل اور ریلوے کی پٹڑیاں بیکار ہو چکی تھیں۔ بیشمار کارخانے بند پڑے تھے۔ بیشتر ممالک میں سیاسی نظام زمین بوس ہو چکا تھا۔ انتظامی ادارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھے۔ دنیا کی آزاد قوموں کی پچیس فیصد تعداد اٹھارہ (18) ریاستیں اپنا تشخص اور آزادی کھو بیٹھی تھیں۔

نظریاتی بنیادوں پر لڑی جانے والی اس جنگ کا آخری مرحلہ اور بھی خوفناک تھا جب ایٹمی تباہ کاری کی جھلک نے نسل انسانی کی بقا کو ہی خطرے سے دوچار کر دیا۔ تاہم انسانی برادری کی اجتماعی بلوغت میں یہ جنگ ایک اہم مرحلہ تھی۔ عالمی جنگ سے پہلے اور بعد کی دنیا میں کیفیت کے اعتبار سے منزلوں کا بُعد ہے۔ یورپ کی داخلی کشمکش کا آٹھ صدیوں پر محیط خوفناک کھیل بالآخر ختم ہو گیا۔ جنگ کے بعد دنیا واضح طور پر دو حصوں میں بٹ گئی۔ یورپ کے مغربی حصے میں جمہوریت قائم ہوئی۔ آدھی دنیا پہ یک جماعتی آمریت کا آہنی پردہ کھنچ گیا۔ نوآبادیاتی نظام ختم ہوگیا۔ افریقہ اور ایشیا کی نوآزاد ریاستوں کے عوام غیر ملکی استبداد سے آزاد ہوکر مقامی حکمرانوں اور طالع آزما جرنیلوں کی رعایا بن گئے، لیکن اس عشرے کی تباہ کاری سے چند اہم مثبت پہلو برآمد ہوئے۔

(الف) جنگ و جدل کی حتمی صورت اور منطقی انجام دیکھنے کے بعد انسانیت نے بڑی حد تک امن سے وابستگی اختیار کرلی۔

(ب) جمہوریت سے وابستگی نے جمہوری اور غیر جمہوری ریاستوں کے لئے یکساں طور پر قابل قبول قدر کی حیثیت اختیار کرلی۔ بدترین آمریتیں بھی خود کو ''خالص'' جمہوریت کہنے لگیں۔ فکری سطح پر یہ جمہوریت کی اہم کامیابی تھی۔

(ج) انسانی حقوق کی صورت میں تاریخ انسانی میں پہلی دفعہ انفرادی اور اجتماعی استحقاق، آزادیوں نیز ریاستی ذمہ داریوں کے معیارات اور مشترک اجتماعی اقدار کا نسلی، مذہبی، جنسی اور ثقافتی امتیاز سے بالا خاکہ سامنے آیا۔ فسطائیت، نسل پرستی اور نوآبادیاتی محکومی کا سیاسی، اخلاقی اور قانونی جواز ختم ہوگیا۔ اب انسانی آزادی کے خواب کو حقیقی اور عملی صورت دینے کا مرحلہ درپیش تھا۔

1951ء 1960ء

بیسویں صدی کا چھٹا عشرہ نظریاتی کشمکش سے عبارت ہے۔ عالمی جنگ میں جمہوری ریاستوں کی تعداد کم ہوتے ہوتے صرف نو رہ گئی تھی لیکن پچاس کی دہائی کے آغاز پر دنیا کی نصف آبادی جمہوری نظام کے تحت زندگی گزار رہی تھی۔ جنگ سے قبل کمیونزم صرف سوویت یونین تک محدود تھا۔ جنگ کے بعد کمیونسٹ ریاستوں کی تعداد 13 ہوگئی اور دنیا کے ایک تہائی رقبے پر اشتراکیت کا غلبہ قائم ہوگیا۔ اس عشرے میں ریاستیں نوآبادیاتی غلامی سے آزاد ہوئیں۔

عالمی جنگ فسطائیت اور اس کی مخالف قوتوں کے درمیان لڑی گئی تھی۔ فسطائیت مخالف قوتوں کو مشترکہ طور پر اتحادی طاقتوں کا نام دیا گیا تھا۔ ان اتحادیوں میں شہری آزادیاں اور جمہوری طرز حکومت کی حامی ریاستیں بھی شامل تھیں اور آمرانہ طرز حکومت پر مبنی ایسی اشتراکی طاقتیں بھی اس اتحاد کا حصہ تھیں جو اپنے شہریوں کی اظہار رائے، نقل و حرکت اور نجی ملکیت کے حقوق دینے پر آمادہ نہیں تھیں۔ عالمی جنگ کے فوراً بعد ان دونوں نظام ہائے حکومت میں تضاد اور کشمکش ناگزیر تھی۔ سرمایہ داری اور اشتراکیت کی اس مسابقت کو سرد جنگ کا نام دیا گیا۔

یہ دونوں فریق نوآزاد ریاستوں پر اپنا اثر رسوخ قائم کرنے کے لئے بے چین تھے۔ اس موقع پر امریکہ نے جو غیر رسمی طور پر سرمایہ دارانہ جمہوریت کی قیادت کررہا تھا، اشتراکی اثر و نفوذ کے سامنے بند باندھنے کے لئے یہ نظریہ پیش کیا کہ ترقی پذیر ممالک میں سلامتی ہی ترقی ہے اور سرمایہ دارانہ اصطلاح سلامتی کا مفہوم ہر جائز اور ناجائز طریقے سے اشتراکی فکر اور سیاسی اور معاشی اثر و نفوذ کے پھیلاؤ کو روکنا تھا۔ سلامتی کو ترقی کے مترادف قرار دینے سے دو بنیادی نتائج برآمد ہوئے۔

1۔ نوآزاد ریاستوں میں عوام کی معاشی اور سماجی ترقی بنیادی ترجیح نہ رہی جس سے ایشیا اور افریقہ کے درجنوں نوآزاد ممالک میں عوام اور معاشی اور سیاسی مفہوم اعتبار سے پسماندہ رہ گئے۔

2۔ سلامتی کا تصور ناگزیر طور پر فوجی قوت سے جڑا ہوا ہے۔ چنانچہ ان ممالک میں دفاعی صلاحیت کو ترقی دینے اور مضبوط بنانے پر بہت زیادہ وسائل صرف کئے گئے جس کے نتیجے میں ان ممالک میں فوج کا ادارہ سیاسی اور سماجی اداروں کے مقابلے میں طاقتور ہوا۔ فیصلہ سازی میں فوج کی دخل اندازی یہاں تک بڑھی کہ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے درجنوں ممالک میں فوج نے اقتدار پر براہ راست قبضہ کرلیا۔

3۔ سلامتی کو ترقی پر ترجیح دینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ نوآزاد ریاستوں میں جمہوریت کا امکان ختم ہوکر رہ گیا۔ معاشرتی ترقی کا خواب پورا نہ ہوسکا اور سماج اور علمی پسماندگی کے سایے لمبے ہونے لگے۔ ان ممالک میں غیر جوابدہ اور آمرانہ فوجی حکومتوں نے بدعنوانی اور لوٹ کھسوٹ کے گوناگوں نئے انداز ایجاد کئے۔ اپنے جائز جمہوری اور معاشی حقوق کا مطالبہ کرنے والے شہریوں، سیاسی کارکنوں اور دانشوروں کو جبر و تشدد کے ذریعے کچل کر رکھ دیا گیا۔

زیر نظر عشرے میں اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ جمہوریت کی نظریاتی کشمکش نے واضح سیاسی، فوجی اور معاشی خدوخال اختیار کئے۔ دونوں طرف سے بالترتیب وارسا پیکٹ اور نیٹو کے نام سے فوجی اتحاد تشکیل دیئے گئے۔ دونوں متحارب گروپوں میں اپنے مقاصد کے لئے غلط یا صحیح حربوں کا امتیاز اٹھ گیا۔ ایک طرف سرمایہ دار جمہوری ممالک اشتراکی حلقہ اثر کو محدود رکھنے کے لئے نوآزاد ایشیائی اور افریقی ریاستوں کو انسانی ترقی کی بجائے نام نہاد سلامتی کا درس پڑھا رہے تھے جو مطلق العنان بادشاہتوں، طالع آزما فوجی حکمرانوں اور آمروں کے ذریعے پایہ تکمیل کو پہنچایا جارہا تھا۔ دوسری طرف اشتراکی کیمپ میں آزادی اور شفاف تمدن کی ہر قدر روندی جارہی تھی۔ بنیادی انسانی ضروریات قربان کرکے اسلحہ کے انبار لگائے جارہے تھے۔ آزادی جمہور کا خواب ابھی تشنۂ تکمیل تھا۔

1961ء تا 1970ء

بیسویں صدی کا ساتواں عشرہ اپنی کیفیت کے اعتبار سے چھٹی دہائی کا ضمیمہ معلوم ہوتا ہے۔ درحقیقت ایسا نہیں تھا۔ کیوبا اور برلن میں نظریاتی محاذ آرائی کی بدترین صورتیں محض ایک جھلک دے سکی تھیں لیکن فریقین کو اس کھیل کے نتائج کا بھرپور اندازہ ہوگیا۔ اس سے خط تقسیم کے دونوں طرف رابطے اور مکالمے کی ضرورت کا احساس پیدا ہونے لگا۔

چھٹی دہائی میں نو آبادیاتی غلامی کا شکار قوموں کے آزاد ہونے کا عمل کسی قدر سست ہونے کے بعد ساتویں عشرے میں نہایت سرعت سے آگے بڑھا۔ دس برس کے عرصے میں انچاس قومیں آزاد ہوئیں۔ غلامی کی تاریک رات میں قومی کردار کا چاند گہنا جاتا ہے۔ نو آزاد مملکوں کو اس حقیقت کا اندازہ ہو رہا تھا۔ معدودے چند مستثنیات کے، ایشیا اور افریقہ میں کم و بیش ہر جگہ قومی قیادتوں کی ناکامی نے نو آبادیاتی نظام سے آزادی کے خواب کی تعبیر تلخ کردی۔ نو آزاد ممالک بیرونی غلامی سے آزاد ہو کر مقامی استحصالی عناصر، جاہ پسند سیاستدانوں اور طالع آزما آمروں کے شکنجے میں پھنس گئے۔

اس عشرے کی ایک اہم خصوصیت ترقی یافتہ اور پسماندہ قوموں میں اس نسل کا جوان ہونا تھا جو عالمی جنگ کے دوران یا فوراً بعد پیدا ہوئی۔ اس نسل نے اپنے تشکیلی برسوں میں انسانی ترقی، انسانی حقوق اور عالمی امن کی جو گردان سنی تھی وہ اس کے اساسی خمیر کا حصہ بن چکی تھی۔ چنانچہ تلخ زمینی حقائق اور نوجوان آدرشوں میں شدید کشمکش شروع ہوئی۔ نسلی امتیاز کے خلاف شہری حقوق کی تحریک سامنے آئی۔ عورتوں کے حقوق کی تحریک نے شدت اختیار کی۔ نوجوانوں کی آزادروی اور باغی رجحانات نے قریب قریب ایک مذہب کا درجہ اختیار کر لیا۔ ویت نام کی جنگ کے خلاف طلباء کی مزاحمت نے انسانی ضمیر کو ایک نئی جہت عطا کی اگرچہ ضمیر کی یہ آزادی اور اظہار کی یہ نمو جمہوری نظام ہی میں ممکن تھی۔ ترقی یافتہ ملکوں میں نوجوانوں کے عدم اطمینان کی ایک مختلف صورت نو آزاد اور ترقی پذیر ملکوں میں جمہوری تجربے کی ناکامی اور انسانی ترقی کے غیر اطمینان بخش اشاریوں کے تناظر میں سامنے آئی جہاں نوجوانوں نے ازکار رفتہ ثقافتی روایات، نام نہاد مذہبی احیاء اور مفروضہ قومی خود مختاری کے انتہا پسندانہ تصورات میں پناہ لی۔ اگرچہ ان رجحانات کو مفید مطلب پا کر مراعات یافتہ طبقوں اور استحصالی گروہوں نے بھی ہوا دی۔

1971ء تا 1980ء

بیسویں صدی کی آٹھویں دہائی جمہوری تجربے کے لئے خوش گوار نہیں تھی۔ اشتراکی تجربے کے جمود سے قطع نظر جمہوری مملکتوں کا حال برا تھا۔ ترقی پذیر ممالک میں کم از کم 12 ریاستوں کی جمہوری تجربے کی بساط لپیٹ دی گئی۔ ایک طرف واٹر گیٹ سکینڈل کے بعد امریکہ کے جمہوری نظام کی ساکھ ڈانوا ڈول تھی دوسری طرف بھارت کے تیس سالہ جمہوری تجربے کو ایمرجنسی کی صورت میں پہلا شدید دھچکا پہنچا۔ لاطینی امریکہ کے آٹھ ممالک میں فوجی جنتا اقتدار پر قابض تھی۔ افریقہ میں پے در پے بغاوتوں نے سیاسی اور انتظامی بندوبست کو بچوں کا کھیل بنا دیا۔

ایشیائی اور افریقی ممالک میں آمریتوں کا عروج مقامی حالات کی غمازی ضرور کرتا تھا لیکن اس میں سرد جنگ کی مرکزی کردار بڑی طاقتوں کا بھی ہاتھ تھا۔ روس اور امریکہ نے اپنے حامی طاقت ور آمروں کی جمہوری تجربے کی بے یقینی پر ترجیح دیتے تھے۔ جمہوری ممالک میں کہیں کہیں بندوق بردار ٹھگوں کے بارے میں اکا دکا آواز بلند ہوتی تھی لیکن فریقین کو اس امر کا اندازہ تھا کہ اگر کسی آمر کو دیوار سے لگایا گیا تو وہ لڑھک کر حریف گروہ سے جا ملے گا۔ سو بڑی طاقتیں اپنے پروردہ آمر حکمرانوں کو کلیدی معاملات پر اطاعت کے عوض بدعنوانی، معاشی پسماندگی امتیازی سلوک اور ریاستی جبر جیسے معاملات پر کھلی چھٹی دے دیتی تھیں۔ اس حکمت عملی سے تیسری دنیا میں اشتراکیت کا نفوذ روک دیا گیا لیکن دنیا کے بڑے حصوں سے طائر جمہوریت کوچ کر گیا۔

اس عشرۂ تاریک میں روشنی کی ایک کرن یورپ کے جنوبی منطقے میں بحیرہ قلزم کے ساحلوں پر نمودار ہوئی جہاں چین، سپین، پرتگال اور یونان میں طویل انتظار کے بعد آزاد اور غیر جانبدارانہ انتخابات منعقد ہوئے۔ اسی طرح آٹھویں عشرے کے آخری برسوں میں یوگنڈا، زمبابوے، کمبوڈیا اور ایران میں حکومتوں کی تبدیلی سے کسی قدر امید بندھی۔ یہ تبدیلیاں پورے طور پر جمہوری تو نہیں تھیں تاہم ان میں آنے والے برسوں کے غالب رجحانات کی ابتدائی جھلکیاں موجود تھیں۔

1981ء تا 1990ء

جمہوری ارتقاء کے اعتبار سے بیسویں صدی کی نویں دہائی نہایت دلچسپ ثابت ہوئی۔ اس عشرے کے پہلے ساڑھے نو برس میں اشتراکی اور سرمایہ دارانہ بلاک میں حد بندی کم و بیش قائم رہی۔ 1911ء کے چینی انقلاب کے بعد سے یہ پہلا عشرہ تھا جس میں کوئی قومی ریاست نو آبادیاتی نظام سے آزاد نہیں ہوئی۔ گویا نو آبادیاتی نظام کا مکمل خاتمہ ہو چکا تھا۔ سات عشروں میں یہ پہلا موقع تھا کہ دنیا کے کسی حصے میں کوئی بادشاہت ختم نہیں ہوئی۔ پانچ عشروں میں پہلا موقع تھا کہ عربوں اور اسرائیل میں لڑائی نہیں ہوئی۔ تین عشروں میں پہلا موقع تھا کہ پاکستان اور بھارت میں جنگ نہیں ہوئی۔ پورے عشرے میں جنگ اور امن کی صورت حال کم و بیش معلق رہی۔ اس عشرے میں لڑی جانے والی پندرہ میں سے گیارہ جنگیں ایسی تھیں جو 1979ء میں شروع ہو چکی تھیں اور 1990ء تک جاری رہیں۔ ایران عراق جنگ واحد اہم مسلح تصادم تھا جس کا آغاز اور اختتام اس عشرے ہی میں ہوا۔

بایں ہمہ بیسویں صدی کی نویں دہائی میں عالمی منظر پر جمہوریت اور آزادی کی فقید المثال کامیابی دیکھنے میں آئی اس ضمن میں عشرے کے آخری مہینے تاریخ ساز ثابت ہوئے جب یکے بعد دیگرے پورے مشرقی یورپ میں جمہوری قوتوں نے اشتراکی آمریتوں کا خاتمہ کر دیا۔ مشرق اور مغربی جرمنی میں حائل دیوار منہدم ہوگئی۔ چیکوسلواکیہ، پولینڈ، بلغاریہ، یوگوسلاویہ اور ہنگری میں کمیونسٹ حکومتیں ختم ہوگئیں۔ چین اور روس میں عملیت پسند اصلاحی تحریکیں شروع ہوئیں۔ جنوبی افریقہ کی حکومت نے نسلی امتیاز کی پالیسی کالعدم قرار دے دی۔ لاطینی امریکہ میں فوجی حکومتوں کی تعداد سات سے کم ہو کر صرف دو رہ گئی۔ مشرق بعید میں مقامی معیشتوں کی زبردست کارکردگی اور معاشرتی استحکام کے نتیجے میں بحرالکاہل کے ساحلوں پر آزادی اور جمہوریت اور خوشحالی کا پرچم لہرانے لگا۔

1991ء تا 2000ء

اشتراکی بلاک میں سیاسی بحران کے نتیجے میں دو بنیادی تبدیلیاں نمودار ہوئیں۔ 1989ء کے موسم خزاں میں مشرقی یورپ کی اشتراکی ریاستوں پر کمیونسٹ جماعتوں کا اجارہ ختم ہو گیا اور پھر 1991ء کے موسم گرما میں سوویت یونین سے مشرق وسطیٰ کی چھ ریاستیں علیحدہ ہوگئیں۔ دوسری طرف کمیونسٹ غلبے سے آزاد ہونے والی چار ریاستوں نے نسلی بنیاد پر چوبیس ریاستوں کی صورت اختیار کرلی۔

دنیا بھر میں چھوٹے چھوٹے آمروں نے سرد جنگ میں بڑی طاقتوں کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرتے ہوئے اپنی دکان چمکا رکھی تھی۔ ان مقامی ٹھگوں کے دن گنے گئے۔ سوویت یونین کے طفیلی آمر بے یار و مددگار ہو گئے۔ دوسری طرف سرمایہ دارانہ مغرب کے خوشہ چینوں کو بھی اندازہ ہو گیا کہ کمیونسٹ دشمنی کی آڑ میں ان کا کھیل ختم ہو چکا۔ تیسری دنیا کے بہت سے ممالک میں نام نہاد مردان آہن نے شتابی سے سیاسی مخالفین کو رہا کیا۔ انتخابات کی تاریخ مقرر کی اور غیر ملکی بنکوں میں جمع شدہ دولت کے بل پر عیش کرنے کے لئے یورپ کے ساحلوں کا رخ کیا۔

ان تبدیلیوں کے نتیجے میں ایک نئی دنیا نے جنم لیا۔ 70 کی دہائی کے اوائل تک جمہوری حکومتیں وسیع براعظموں کے کناروں پر جہاں تہاں پائی جاتی تھیں۔ صدی کے آخری برسوں میں چار براعظموں یعنی یورپ، آسٹریلیا، شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ میں جمہوریت افروزی کا عمل مکمل ہو چکا تھا۔ نصف کے قریب افریقی ریاستوں میں آمریتوں کی جگہ جمہوریت بحال ہو چکی تھی۔ ایشیا کے متعدد ممالک میں جمہوری طرز حکومت قائم ہو چکا تھا۔ دنیا بھر کی نو آموز جمہوریتوں میں سیاسی مخالفین کو ڈرانے دھمکانے، خوشامدیوں کو نوازنے اور انتخابات میں دھاندلیوں کے واقعات جاری تھے۔ لیکن بندی خانے بڑی حد تک سیاسی مخالفین سے خالی تھے اور اخبارات دھوم دھام سے حکومتی کوتاہیوں کا محاسبہ کر رہے تھے۔ گویا دیوان جمہور کا درس شروع ہو چکا تھا۔

بیسویں صدی کی آخری دہائی میں جمہوری آدرشوں کی شاندار کامیابی کے ساتھ ساتھ عالمی منظر پر کچھ اور تاریخ ساز تبدیلیاں بھی نمودار ہوئیں۔ ان میں اہم ترین تبدیلی معلومات کا انقلاب تھا۔ کمپیوٹر، ای میل، موبائل فون اور سیٹلائٹ ٹیلی ویژن کی نشریات نے گویا فاصلے ہی مٹا ڈالے۔ معلومات کے اس طوفان بلاخیز کے نتیجے میں دنیا کے دور دراز گوشوں میں مشترکہ ثقافت کے آثار نمودار ہونے لگے۔ تحکم پسند حکومتوں کے لئے اپنے عوام کو بے خبر اور پسماندہ رکھنا مشکل سے مشکل تر ہونے لگا۔

خبر کے انقلاب سے بھی بڑی تبدیلی معیشت کے نمونوں میں نمودار ہوئی۔ تجارت نئی دنیا کا اسم اعظم قرار پائی۔ قومی خود مختاری، مقدس سرحدوں اور مسلح تصادم جیسے الفاظ اپنے معنی کھونے لگے۔ بیسویں صدی کے آخری برسوں میں معاشی مقابلہ قوموں اور بڑی سرمایہ کار کمپنیوں سے آگے نکل کر انفرادی ذہنی سرمائے کے دور میں داخل ہو گیا۔ پلاسٹک کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے نے اربوں ڈالر کے معاشی لین دین سے سونے کے ذخائر کو قدیم معیشت میں بدل دیا۔ بنگال یا شنگھائی کے ایک چھوٹے سے کمرے میں کمپیوٹر پر جھکا نوجوان ہزاروں میل دور اجنبی زمینوں میں اپنی خدمات فراہم کرنے لگا۔ یہ وہ سرمایہ ہے جسے قومیایا نہیں جا سکتا۔ یہ وہ دولت ہے جس کی آخری حد کا تعین قانون سازی سے نہیں، منڈی کی طلب و رسد سے ہوتا ہے۔ معیشت کے جدید رجحانات کے اثرات قوموں کے معیار زندگی کے علاوہ سیاسی طور طریقوں پر بھی ظاہر ہونے لگے۔ جدید ذرائع پیداوار اور انسانی سرمائے کی قوت کا اندازہ فن لینڈ اور پاکستان کے تقابلی جائزہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ یورپ کے ایک چھوٹے سے ملک فن لینڈ کی آبادی لاہور شہر کی آبادی کا صرف دو تہائی ہے۔ 2003ء میں فن لینڈ کا سالانہ بجٹ 87.03 ارب ڈالر اور پاکستان کا بجٹ 12.08 ارب ڈالر تھا۔ انسانی ترقی کے اشاریوں میں فن لینڈ کا درجہ 13 اور پاکستان کا 142 واں تھا۔ ایک طرف یورپین یونین تیزی سے ایک بڑے معاشی اور سیاسی بلاک کی صورت اختیار کرنے لگی دوسری طرف بھارت اور چین جیسے ممالک بڑی معاشی طاقتوں میں شمار ہونے لگے۔

بہت سی خانہ جنگیاں اور علاقائی جنگیں اپنے آپ ختم ہو گئیں۔ کیونکہ سوویت سرپرستی میں چلنے والی حکومتیں نہ رہیں تو مغرب کو بھی کرائے کے گوریلا جنگجوؤں کی ضرورت باقی نہ رہی۔ جہاں تک جنگ کا تعلق ہے چھوٹے موٹے اختلافات، تنازعات اور جنگیں جاری رہیں اور شاید طویل عرصہ جاری رہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ بیسویں صدی کے آغاز پر دنیا میں ایک آدھ جمہوری حکومت پائی جاتی تھی جو جمہوریت کے معروف تصورات پر کلی طور سے کاربند نہیں تھی۔ جب سو برس بعد اکیسویں صدی کا باب اول شروع ہوا تو جمہوریت کا صحیفہ مکمل ہو چکا تھا، اب تفسیر و تعبیر کا سلسلہ جاری رہے گا۔

****

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 68490 میں رفیع احمد

ولد غلام نبی قوم جٹ ونیس پیشہ کھیتی باڑی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر R-4/3 ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-3-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) موٹر سائیکل مالیتی اندازاً -/38000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/25000 روپے سالانہ بصورت کھیتی باڑی محنت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رفیع احمد گواہ شد نمبر 1 حبیب اللہ خان ولد حاجی عبدالقادر خان (مرحوم)۔ گواہ شد نمبر 2 غلام نبی ونیس ولد احمد دین

مسل نمبر 68491 میں امۃ اللہ بیگم

بیوہ چوہدری محمد اقبال قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر R-4/3 ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-3-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) نقد رقم -/2300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت منافع مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ امۃ اللہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 حبیب اللہ خاں ولد حاجی عبدالقادر (مرحوم)۔ گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد ولد ناظر حسین

مسل نمبر 68492 میں ناصر احمد گھمن

ولد بشیر احمد قوم گھمن پیشہ کاشتکاری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر R-4/3 ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-3-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) زرعی اراضی بارانی 5/1 ایکڑ مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے بصورت کھیتی باڑی مبلغ -/36000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر احمد گھمن۔ گواہ شد نمبر 1 حبیب اللہ خان ولد حاجی عبدالقادر (مرحوم) گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد ولد ناظر حسین

مسل نمبر 68493 میں امۃ الشافی

زوجہ ناصر احمد گھمن قوم گھمن پیشہ نرسنگ عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر R-4/3 ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-3-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) دو کنال زمین چوک سرور شہید مالیتی -/300000 روپے (2) 15 مرلہ زمین چوک سرور شہید مالیتی -/60000 روپے (3) 1 کنال زمین چوک سرور شہید مالیتی -/60000 روپے (4) 12 مرلہ زمین عظیم پارک ربوہ مالیتی -/1000000 روپے (5) 1 کنال زمین نصرت کالونی ربوہ مالیتی -/1500000 روپے (6) ایک مربع زمین بارانی پتل منڈا شرقی مالیتی اندازاً -/500000 روپے (7) حق مہر ادا شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/43000 روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ امۃ الشافی۔ گواہ شد نمبر 1 حبیب اللہ خان ولد حاجی عبدالقادر (مرحوم)۔ گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد ولد ناظر حسین

مسل نمبر 68494 میں محمد لقمان

ولد محمد سلیمان قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاہ بی بی والا ضلع لودھراں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-2-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زمین 4 کنال مالیتی اندازاً -/125000 روپے (2) رہائشی پلاٹ 5 مرلہ مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/4000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ محمد لقمان۔ گواہ شد نمبر 1 محمد نور بھٹی معلم سلسلہ وصیت نمبر 30157۔ گواہ شد نمبر 2 پرویز احمد وصیت نمبر 43142

مسل نمبر 68495 میں طاہر احمد

ولد محمد اسلم خان مانگٹ قوم مانگٹ پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اونچا مانگٹ ضلع حافظ آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-3-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4200 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر احمد گواہ شد نمبر 1 محمد عاصم حلیم وصیت نمبر 20863۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید ولد عبدالکریم

مسل نمبر 68496 میں طاہر احمد گوندل

ولد مختار احمد گوندل قوم گوندل پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساہو کی ملیاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-3-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی ڈیڑھ ایکڑ واقع چک نمبر 98 شمالی سرگودھا مالیتی -/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر احمد گوندل۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد شہزاد مربی سلسلہ ولد نذیر احمد سندھی۔ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد گجر ولد نذیر احمد گجر

مسل نمبر 68497 میں ناصر احمد

ولد محمد رفیق قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھا بیجی ضلع ٹھٹھہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-3-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5200 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد رضاء اللہ ظفر مربی سلسلہ وصیت نمبر 31106۔ گواہ شد نمبر 2 شبیر احمد جان معلم سلسلہ ولد شریف احمد

مسل نمبر 68498 میں محمد رفیق

ولد محمد صدیق قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت 1978ء ساکن دھا بیجی ضلع ٹھٹھہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-2-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد رفیق۔ گواہ شد نمبر 1 شبیر احمد جان معلم سلسلہ ولد شریف احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد رضاء اللہ ظفر مربی سلسلہ وصیت نمبر 31106

مسل نمبر 68499 میں محمود احمد

ولد چوہدری دین محمد قوم کھوکھر پیشہ زمیندارہ عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ احمدیاں ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج

بتاریخ 07-4-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) زرعی اراضی ساڑھے آٹھ ایکڑ اندازاً مالیتی -/1600000 روپے (2) بھینس مالیتی اندازاً -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے بصورت زمیندارہ مبلغ -/88000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمود احمد۔ گواہ شد نمبر1 نسیم احمد ولد چوہدری فضل احمد۔ گواہ شد نمبر2 ریاض احمد ولد چوہدری دین محمد

مسل نمبر 68500 میں عارف احمد

ولد محمد انور قوم کھوکھر پیشہ زمیندارہ عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ احمدیاں ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) پلاٹ واقع بشیر آباد مالیتی اندازاً -/75000 روپے (2) زرعی اراضی 1/2 1 ایکڑ مالیتی اندازاً -/40000 روپے (3) بھینس مالیتی اندازاً -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/36000 روپے سالانہ بصورت زمینداری (ہاری) مل رہے ہیں اور مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عارف احمد۔ گواہ شد نمبر1 محمد انور ولد چوہدری دین محمد۔ گواہ شد نمبر2 ریاض احمد ولد چوہدری دین محمد

مسل نمبر 33988 میں ناصرہ منور بھٹی

بیوہ چوہدری منور احمد (مرحوم) قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-4-99 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور مالیتی -/300 پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 پونڈ ماہوار بصورت سوشل سیکورٹی مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ناصرہ منور بھٹی۔ گواہ شد نمبر1 مبارک احمد شاہد وصیت نمبر 23045۔ گواہ شد نمبر2 مرتضیٰ بٹ

مسل نمبر 38771 میں ناظمہ بشریٰ

بنت ملک محمد صادق (مرحوم) قوم ککے زئی پیشہ پرائیویٹ سکول عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 04-8-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور -/11000 روپے (2) سامان سکول -/20000 روپے (3) بینک بیلنس -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت آمداز سکول مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ناظمہ بشریٰ۔ گواہ شد نمبر1 اعجاز احمد خان ولد ملک محمد صادق۔ گواہ شد نمبر2 احمد علی ولد محمد یوسف

مسل نمبر 38800 میں بی بی نصرت

زوجہ محمد افضل قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-10-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 4 تولے مالیتی اندازاً -/45000 روپے (2) بینک بیلنس -/50000 روپے (3) حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بی بی نصرت۔ گواہ شد نمبر1 محمد افضل وصیت نمبر 37779 گواہ شد نمبر2 محمد عمران وصیت نمبر 39228

مسل نمبر 42678 میں امتہ الرحمٰن

زوجہ عزیز الرحمٰن قوم لودھی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور 500 گرام (2) حق مہر بذمہ خاوند -/8000 روپے (3) حصہ از ترکہ والد -/60000 روپے (4) نقد رقم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت سلائی مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ المومن۔ گواہ شد نمبر1 عزیز الرحمٰن خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر2 ضیاء الرحمٰن

مسل نمبر 42732 میں امتہ النصیر

بنت محمد یحیٰ (مرحوم) قوم ناگی جاٹ پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فلیمنگ روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-9-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 700-61 گرام مالیتی -/65888 روپے (2) ترکہ والد مرحوم (غیر تقسیم شدہ) کا ملنے والا حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ النصیر۔ گواہ شد نمبر1 بشیر احمد ولد محمد یحیٰ۔ گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمود احمد ناگی وصیت نمبر 25885

مسل نمبر 47024 میں شاہد محمود

ولد نعمت علی قوم شیر گل جٹ پیشہ کاروبار عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سدھا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-6-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) سرمایا جنرل سٹور اندازاً مالیتی -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہد محمود۔ گواہ شد نمبر1 طاہر احمد ولد محمد رشید۔ گواہ شد نمبر2 محمد شفیق مربی سلسلہ ولد اکبر علی

مسل نمبر 47065 میں خورشید بی بی

زوجہ محمد صدیق قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڑی شاہ رحمٰن ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-9-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) از ترکہ بھائی مرحوم زرعی اراضی رقبہ 2 کنال واقع تتلے عالی -/180000 روپے (2) حق مہر ادا شدہ ڈیڑھ تولہ زیور مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ خورشید بی بی۔ گواہ شد نمبر1 منیر احمد رشید مربی سلسلہ وصیت نمبر 45562۔
گواہ شد نمبر2 محمد یوسف ولد محمد یعقوب عالم

مسل نمبر 49136 میں غلام فاطمہ

زوجہ رانا بشیر احمد قوم رانا پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت 1971ء ساکن خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-4-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 8 تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی

اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ غلام فاطمہ۔ گواہ شد نمبر1 محمد فاروق وصیت نمبر 35190 گواہ شدنمبر2 قاسم محمد ناصروصیت نمبر26999

مسل نمبر 49207 میں رحمت بیگم

زوجہ خواجہ محمد رمضان قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑ کاضلع میر پور (A.K) بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24-1-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور 11 تولے مالیتی -/143000 روپے(1) مکان ازعطیہ بیٹا اپنا حصہ صرف ملبہ مالیتی -/350000 روپے کا 1/3 حصہ (3) نقد رقم -/15000 روپے (4) حق مہر -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رحمت بیگم۔ گواہ شد نمبر1 خواجہ محمد رمضان خاوند موصیہ۔ گواہ شدنمبر2 خواجہ عبدالمنان ولد خواجہ محمد رمضان

مسل نمبر 54603 میں حفیظ بیگم

زوجہ محمد اکرم عزیز قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے (2) طلائی زیور 940-26 گرام مالیتی -/23276 روپے (3) 26 گرام طلائی زیور ازتحفہ بہو مالیتی -/29900 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حفیظ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 فیاض احمد وصیت نمبر 37148۔ گواہ شدنمبر2 نعیم احمد عزیز ولد محمد اکرم عزیز

مسل نمبر 59511 میں سیدہ امتہ الحئی

زوجہ سید رشید اللہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بولے دی جُھگی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6-12-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) حق مہر بذمہ خاوند -/1000 روپے (2) طلائی زیور 4 تولے۔6ماشے مالیتی -/64500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سیدہ امتہ الحئی۔ گواہ شد نمبر1 سید رشید اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شدنمبر2 سید ماجد علی شاہ ولد سید رشید اللہ

مسل نمبر 68501 میں منیرالدین احمد

ولد مولوی چراغ الدین قوم یوسف زئی پیشہ الیکٹرانک انجینئر عمر56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-10-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) مکان مالیتی 500K پونڈ۔ جس پر بینک قرض 200K پونڈ ہے کا 1/2 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1300 پونڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منیرالدین احمد۔ گواہ شد نمبر 1 منور احمد ولد فتح خان مہر۔ گواہ شدنمبر2 مبشر صدیقی ولد بشیر صدیقی

مسل نمبر 68502 میں آنسہ احمد

زوجہ منیرالدین احمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-10-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) مکان 500K پونڈ۔ جس پر بینک قرض 200K کا 1/2 حصہ (2) حق مہر اداشدہ -/15000 روپے (3) طلائی زیور 30 تولے مالیتی -/5000 پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/350 پونڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ آنسہ احمد۔ گواہ شدنمبر1 منور احمد۔ گواہ شدنمبر2 مبشر صدیقی

مسل نمبر 68503 میں ضیاء احمد

ولد منیرالدین احمد قوم یوسف زئی پیشہ کاروبار عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-10-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/650 پونڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ضیاء احمد۔ گواہ شدنمبر1 منور احمد۔ گواہ شدنمبر2 مبشر صدیقی

مسل نمبر 68504 میں عفیفہ احمد

بنت منیرالدین احمد قوم یوسف زئی پیشہ طالب علم عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-10-06 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور 25 گرام مالیتی 300 پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 پونڈ ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کوکرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عفیفہ احمد۔ گواہ شدنمبر1 منور احمد۔ گواہ شدنمبر2 مبشر صدیقی

مسل نمبر 68505 میں عبدالسمیع

ولد عبدالرحیم قوم ککے زئی پیشہ پنشنر عمر67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 12-10-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) رہائشی مکان مالیتی -/180000 پونڈ (2) مکان واقع لاہور مالیتی -/4000000 روپے(3) پلاٹ برقبہ 1 کنال واقع لاہور مالیتی -/3000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1266 پونڈ ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالسمیع۔ گواہ شد نمبر1 اظہراے میاں ولد محمد سلیم۔ گواہ شدنمبر2 منصور احمد ولد علی محمد

مسل نمبر 68506 میں آصف اشرف

ولد محمد شریف اشرف قوم..... پیشہ ملازمت عمر37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-10-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) مکان مالیتی -/175000 پونڈ۔ جس پر قرض -/115000 پونڈ ہے(2) مکان مالیتی -/125000 پونڈ۔ جس پر قرض -/100000 پونڈ ہے کا 1/2 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2192 پونڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ آصف اشرف۔ گواہ شدنمبر1 نصیر احمد طاہر ولد رشید احمد۔ گواہ شدنمبر2 اے الطاف خان ولد ایم ظہور خان

مسل نمبر 68507 میں منصورہ سیدہ احمد

زوجہ آصف اشرف قوم...... پیشہ ملازمت عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-10-05 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1)مکان مالیتی -/125000 پونڈ کا 1/2 حصہ۔ جس پر قرض -/100000 پونڈ ہے(2) طلائی زیور 774 گرام مالیتی اندازاً -/5000 پونڈ (3) حق مہر ادا شدہ -/3500 پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1736.3 پونڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اوراگراس کے بعدکوئی جائیداد یا

آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ منورہ سیدہ احمد ۔ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد طاہر ۔ گواہ شد نمبر 2 اے لطیف خان

مسل نمبر 68508 میں چوہدری حق نواز

ولد چوہدری نذیر احمد قوم راجپوت پیشہ انجینئر عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/250000 پونڈ کا 1/2 حصہ (2) مکان مالیتی -/295000 پونڈ کا 1/2 حصہ ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/850 پونڈ ماہوار بصورت ...... مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد ۔ چوہدری حق نواز ۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ مسعود احمد ولد راجہ محمد نواز ۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد ابراہیم ولد چوہدری عطاء محمد

مسل نمبر 68509 میں نورین نواز

زوجہ چوہدری حق نواز قوم راجپوت پیشہ Business Analysk عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/20000 روپے (2) مکان مالیتی -/250000 پونڈ میں 1/2 حصہ (3) مکان مالیتی -/295000 پونڈ میں 1/2 حصہ ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/850 پونڈ ماہوار بصورت ..... مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ نورین نواز ۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد ابراہیم ۔ گواہ شد نمبر 2 راجہ مسعود احمد

مسل نمبر 68510 میں روبینہ محمود

زوجہ ملک خالد محمود قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-12-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 13 تولے تقریباً مالیتی -/1500 پونڈ (2) زیور چاندی مالیتی 20 پونڈ ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 پونڈ ماہوار بصورت جزوی کام مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ روبینہ محمود ۔ گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود خاوند موصیہ ۔ گواہ شد نمبر 2 راجہ مسعود احمد ولد راجہ محمد نواز

مسل نمبر 68511 میں منور احمد مغل

ولد مرزا نذیر احمد قوم مغل پیشہ ریٹائرڈ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-12-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 پونڈ ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد ۔ منور احمد مغل ۔ گواہ شد نمبر 1 Sadat Ahmad گواہ شد نمبر 2 نوید عمران مغل

مسل نمبر 68512 میں طاہر انصار احمد وڑائچ

ولد چوہدری منظور احمد قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-3-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ 1 کنال واقع اسلام آباد مالیتی اندازاً -/2500000 روپے (2) پلاٹ برقبہ 1 کنال واقع ترنول مالیتی اندازاً -/100000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/160 پونڈ ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد ۔ طاہر انصار احمد وڑائچ ۔ گواہ شد نمبر 1 مظہر احمد چیمہ ولد مبشر احمد چیمہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد ولد چوہدری غلام احمد

مسل نمبر 68513 میں

Ahmed Kwakye

ولد Zachariahi Kwakye قوم .... پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-9-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) فلیٹ مالیتی -/160000 پونڈ (2) مکان U.K مالیتی -/300000 پونڈ (3) مکان واقع غانا مالیتی -/195000 پونڈ ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 پونڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد ۔ Ahmed Kwakye ۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد ولد فضل محمد ۔ گواہ شد نمبر 2 شاہ زیب احمد ولد طاہر احمد

مسل نمبر 68514 میں ھدیٰ احمد

ولد میاں منیر احمد قوم ..... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-12-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد ۔ ھدیٰ احمد ۔ گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد ولد چوہدری محمد شریف باجوہ ۔ گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف احمد ولد چوہدری شاہ محمد

مسل نمبر 68515 میں وقار احمد الیاس مبشر

ولد مبشر احمد قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-12-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد ۔ وقار احمد الیاس مبشر ۔ گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد باجوہ ولد چوہدری محمد شریف باجوہ ۔ گواہ شد نمبر 2 پرویز احمد ولد ممتاز احمد

مسل نمبر 68516 میں صائمہ احمد

زوجہ طاہر احمد قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-12-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مالیتی -/2150 پونڈ (2) حق مہر -/1000 مارک ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔ صائمہ احمد ۔ گواہ شد نمبر 1 نسیم احمد باجوہ ولد چوہدری محمد شریف باجوہ ۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر رومان احمد ناصر ولد ناصر احمد میر

مسل نمبر 68517 میں شفیق احمد

ولد محمد منیر گورایہ قوم جٹ گورایہ پیشہ ..... عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-12-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ پلاٹ از طرف والدہ مالیتی -/300000 روپے کا حصہ پونے چار مرلہ واقع دار النصر ربوہ ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/450 پونڈ ماہوار بصورت انکم سپورٹ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد ۔ شفیق احمد ۔ گواہ شد نمبر 1 کاشف وحید ولد عبدالعزیز (مرحوم) ۔ گواہ شد نمبر 2 Tahir Solbi وصیت نمبر 25670

مسل نمبر 68518 میں رحمان ڈار

ولد نسیم احمد ڈار قوم ..... پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-12-14 میں وصیت کرتا

ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رحمان ڈار۔ گواہ شد نمبر 1 منصور احمد۔ گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد

مسل نمبر 68519 میں طاہرہ منصور

زوجہ منصور احمد خان قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-12-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر -/2000 پونڈ (2) طلائی زیور ساڑھے تینتیس تولے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہرہ منصور۔ گواہ شد نمبر 1 منصور احمد خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد باجوہ ولد چوہدری محمد شریف باجوہ (مرحوم)

مسل نمبر 68520 میں رانا محمد اقبال

ولد رانا نظام الدین قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-1-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 پونڈ ماہوار بصورت سوشل سیکورٹی مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رانا محمد اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد طاہر ولد شیخ فضل احمد بٹالوی۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر قمر الدین امینی ولد شہاب الدین (مرحوم)

مسل نمبر 68521 میں حفیظہ صادقہ بھٹی

زوجہ رفیق احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-8-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور اندازاً مالیتی -/1000 پونڈ (2) نقد رقم -/1700 پونڈ (3) حق مہر ادا شدہ -/500 پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حفیظہ صادقہ بھٹی۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل الرحمٰن ملک۔ گواہ شد نمبر 2 منیر اے ظفر

مسل نمبر 68522 میں شمس الحق سیٹھی

ولد ضیاء الحق سیٹھی قوم سیٹھی پیشہ لیبر عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 پونڈ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شمس الحق سیٹھی۔ گواہ شد نمبر 1 وقار احمد ناصر ولد نثار احمد ناصر۔ گواہ شد نمبر 2 ندیم خواجہ ولد سلیم خواجہ

مسل نمبر 68523 میں رانا محمد عمر

ولد رانا محمد اقبال قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.K بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-12-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان اندازاً مالیتی -/200000 پونڈ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 پونڈ ماہوار بصورت سوشل سیکورٹی مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رانا محمد عمر۔ گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد طاہر ولد شیخ فضل احمد بٹالوی۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر قمر الدین امینی ولد شہاب الدین امینی (مرحوم)

کارل مارکس

کمیونزم کے بانی کارل مارکس کا یوم پیدائش 5 مئی 1818ء ہے۔

کارل مارکس پروشیا جرمنی کے صوبے رائن کے قصبے تریر میں پیدا ہوا مارکس نے بون اور برلن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی اور فلسفے میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اس نے ایک صحافی کی حیثیت سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا اور ایک آزاد خیال اخبار ''رائینیشے تیونگ'' کی ادارت سنبھال لی۔ مارکس کی ادارت میں یہ اخبار انقلابی نظریات کا ترجمان بن گیا۔ تاہم 1843ء میں اخبار پر سخت سنسر شپ کے باعث مارکس کو اس اخبار سے علیحدہ ہونا پڑا۔

یہ سال مارکس کی زندگی میں بہت اہمیت کا حامل تھا۔ اس سال جون میں اس نے ایک لڑکی فالین سے شادی کر لی اور اپنی بیوی سمیت پیرس چلا گیا۔ یہاں اس کی ملاقات فریڈرک اینگلز سے ہوئی۔ جس سے خیالات کی ہم آہنگی مرتے دم تک ایک قابل رشک رفاقت کا باعث بنی رہی۔

مگر جلد ہی اسے اپنے نظریات کے باعث فرانس بھی چھوڑنا پڑا اور برسلز میں منتقل ہونا پڑا۔ جہاں اس نے اینگلز کے ساتھ مل کر کمیونسٹ مینی فیسٹو تحریر کیا۔ یہ مینی فیسٹو 1848ء میں لندن میں کمیونسٹ لیگ میں منظور ہوا اس کتابچہ نے شائع ہوتے ہی دنیا بھر میں ہلچل مچادی۔ مارکس اور اینگلز نے اس کتابچہ میں سائنسی سوشلزم کے اغراض و مقاصد بڑے مختصر لفظوں میں بیان کئے ہیں مینی فیسٹو کا اختتام اس تاریخی فقرے پر ہوتا ''دنیا بھر کے مزدورو ایک ہو جاؤ''۔

بعد ازاں مارکس جرمنی چلا گیا۔ جہاں اس نے ایک اور اخبار جاری کیا اسے پھر ملک بدر ہونا پڑا۔ اب وہ لندن منتقل ہو گیا۔ جہاں اسے بڑی کسمپرسی، تنگدستی اور افلاس میں گزرنا پڑا۔

14 ستمبر 1867ء کو مارکس کی زندگی بھر کی کاوش و تحقیق کا حاصل کتاب ''سرمایہ'' کی پہلی جلد ہیمبرگ جرمنی سے شائع ہوئی جلد ہی اس کتاب کا فرانسیسی ''روسی'' انگریزی اور دوسری زبانوں میں ترجمہ بھی آ گیا۔ سرمایہ کی بعض جلدیں مارکس کی وفات کے بعد اینگلز نے اس کے مسودوں کی مدد سے مرتب کیں۔

اس کتاب کا مقصد مارکس کے بقول سرمایہ داری نظام کے اقتصادی قانون حرکت کی تشریح کرنا تھا۔ مارکس کی جان لیوا محنت کا یہ شاہکار سرمایہ دارانہ نظام کی تشریح ہی نہیں فرد جرم بھی ہے۔ جس میں سرمایہ دارانہ نظام کے استحصالی طریقوں کی اصلیت آشکار کی گئی ہے۔ مارکس نے بتایا کہ سرمایہ دارانہ نظام میں ہر چیز بازار میں فروخت ہونے کے لئے تیار کی جاتی ہے اور تمام چیزوں میں قدر مشترک انسانی محنت ہوتی ہے۔ تاہم محنت کشوں کو ان کی محنت کا معقول معاوضہ نہیں ملتا اور وہ جس قدر فاضل جنس کی تخلیق کرتا ہے وہ سرمایہ دار ہڑپ کر جاتا ہے۔

مارکس نے ایک ایسے معاشرے کے بنیادی خدوخال مرتب کئے جہاں ہر شخص سے اس کی صلاحیت کے مطابق کام لیا جائے اور ہر شخص کو اس کی ضرورت کے مطابق سب کچھ دیا جائے۔ مارکس نے دعویٰ کیا کہ یہ صرف اور صرف ایک سوشلسٹ معاشرے ہی میں ممکن ہے۔

14 مارچ 1883ء کو اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کو لندن میں ہائی گیٹ کے قبرستان میں اس کی بیوی کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) نے جلسہ سالانہ 1969ء پر اپنی تقریر ''اسلام اور سوشلزم'' میں فرمایا

حقیقت یہ ہے کہ مارکس (Karl Marx) کو اشتراکیت میں خدا کی حیثیت دی جاتی ہے اور لینن (Vladimir Lenin) کو نبی کی حیثیت دی جاتی ہے اور اتنی عظیم پکڑ ہے ان کے تصورات کی اشتراکی دنیا میں کہ اسّی کروڑ اشتراکیت کی دنیا میں بسنے والے انسانوں کو یہ حق نہیں ہے کہ اشارۃً یا کنایۃً بھی مارکس (Karl Marx) کے تصورات کے خلاف کوئی آواز بلند کریں۔ یہ وہ انسانی آزادی ہے جس کو اشتراکیت نے پیش کیا اور یہ اتنی تفصیلی ہے، اتنا گہرا اس کا نفوذ ہے، اتنا خوفناک استبداد ہے یہ کہ اگر اس کے حوالے صحیح پیش کئے جائیں اور اس کی تفصیل بیان کی جائے تو کئی دن اس پر لگ سکتے ہیں کہ کس حد تک استبدادیت نے اشتراکی دنیا پر قبضہ کر لیا ہے۔ کوئی زندگی کا پہلو ایسا نہیں ہے جس پر یہ استبدادیت حاوی نہیں ہے .... اس (مارکس) کی تمام زندگی اس بات کی آئینہ دار ہے کہ وہ انتہائی غضب ناک اور منتقم مزاج شخص تھا۔ بڑے بڑے محسنوں کو بھی ادنیٰ سی غلطی پر اس نے پکڑ کی اور ہمیشہ ان سے نفرت اور حقارت کا سلوک کیا۔ وہ جو تعلیم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے دن آنے دو ہم اپنے غضب کے لئے اور اپنے انتقام کے لئے بہانے نہیں ڈھونڈیں گے۔ ہم بزور شمشیر ہلاکت کے ساتھ تمہارے موجودہ نظام کو برباد کریں گے اور اپنا نیا نظام چلا کر دکھائیں گے۔ معافی کا، عفو کا کوئی تصور اشتراکی دنیا میں نہیں ملتا۔

اس کے برعکس اسلام کی ساری تعلیم رحمت، عفو اور ان نرم جذبات سے گوندھی ہوئی ہے جو ساری کی ساری رحمت سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں۔

(خطابات طاہر ص 159، 162)

درخواست دعا

❁ محترمہ مریم جلال صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے والد محترم اعجاز احمد محمود صاحب کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور سی سی یو، میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم شریف احمد باجوہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بقیہ صفحہ 2)

بدھ 9 مئی 2007ء

1-30 am خبریں
2-05 am گلشن وقف نو
3-25 am ڈاکومینٹری
4-00 am جلسہ سالانہ کینیڈا 2005ء
5-00 am تلاوت، درس، خبریں
6-00 am عربی سیکھئے
6-20 am لقاء مع العرب
7-30 am جلسہ سالانہ امریکہ 2006ء
8-30 am سوال وجواب
9-30 am ڈاکومینٹری
10-00 am خطاب جلسہ سالانہ
11-00 am تلاوت، درس، خبریں
12-00 pm چلڈرنز کلاس
1-05 pm سیرت حضرت مسیح موعود
1-45 pm سوال وجواب
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm سواحیلی سروس
5-00 pm تلاوت، درس، خبریں
6-00 pm بنگلہ سروس
7-05 pm علمی خطابات
8-05 pm تقریر
8-30 pm بستان وقف نو
9-35 pm سوال وجواب
10-55 pm نیوزی لینڈ کا تعارف
11-30 pm عربی سروس
12-25 pm لقاء مع العرب

جمعرات 10 مئی 2007ء

1-30 am خبریں
2-05 am چلڈرنز کلاس
3-10 am تقریر
3-30 am ہماری کائنات
3-55 am علمی خطابات
5-00 am تلاوت، درس، خبریں
6-10 am لقاء مع العرب
7-15 am اسلامی اصول کی فلاسفی
8-10 am ہماری کائنات
9-10 am سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ
10-10 am نیوزی لینڈ کا تعارف
10-30 am تقریر
11-00 am تلاوت، درس، خبریں
12-05 pm بستان وقف نو
1-10 pm ملاقات
2-15 pm دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
3-00 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm المائدہ
4-20 pm درس حدیث
4-40 pm سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-00 pm تلاوت، درس، خبریں
6-00 pm بنگلہ سروس
7-05 pm ترجمۃ القرآن
8-05 pm دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
9-00 pm ملاقات
10-05 pm مقابلہ نظم
11-05 pm سفر بذریعہ ایم ٹی اے
11-30 pm عربی سروس

نکاح وتقریب رخصتانہ

❁ مکرم ملک اللہ بخش صاحب واقف زندگی وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ خاکسار کے بھتیجے مکرم عمران احمد صاحب ابن مکرم ملک سلطان احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 28/ اپریل 2007ء کو بعد نماز عصر بمقام دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ کے سبزہ زار میں ہوئی۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے مبلغ -/35000 روپے حق مہر پر ان کے نکاح کا اعلان کیا۔ محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ اگلے روز 29/ اپریل 2007ء کو مکرم ملک سلطان احمد صاحب کی طرف سے دفتر انصاراللہ پاکستان ربوہ کے سبزہ زار میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

❁ مکرم رانا رفیق احمد صاحب چک 2/T.D.A ضلع خوشاب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے برادر نسبتی مکرم رانا نصراللہ خان صاحب بعارضہ شوگر بیمار ہیں۔ تقریباً دو ماہ سے بخار بھی ہے احباب جماعت سے کامل شفاء یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی طبیعت بلڈ پریشر کی وجہ سے خراب رہتی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 5 مئی

طلوع فجر	3:47
طلوع آفتاب	5:17
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:54

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
فی ڈبی 50 روپے
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

مغل پراپرٹی آفس پروپرائیٹر: عبدالہادی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا بااعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ
مغل کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ آفس
فون آفس: 047-6215171
موبائل: 0333-6706641

ضرورت سٹاف
میٹرک پاس لڑکوں کی بطور سٹاف ضرورت
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
6213944-6214499

احمد نور ووڈ ورکس
گھریلو اور کمرشل فرنیچر بنوائیں
اقبال پلازہ دوکان نمبر 2 G/8 مرکز اسلام آباد
0334-5164658-0300-5057336

میٹرک، انٹرمیڈیٹ اور گریجویشن سے فارغ سٹوڈنٹس کے لئے
ویب پیج ڈویلپمنٹ پیکج
HTML, DHP, MS Front Page, My SQL, Apache Web Server
ویب پیج بنانے میں مہارت حاصل کریں اور آن لائن جاب کے ذریعے سے گھر بیٹھے جاب حاصل کریں۔
سٹی اکیڈمی آف پروفیشنل سٹڈیز دارالعلوم جنوبی نزد گول چوک
Ph:0476-211607 Cell:0300-7719638
Email: caps_rbw@yahoo.com

ESTD 1952 خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
❁ ریلوے روڈ 6214750 6214760
❁ اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

C.P.L 29-FD

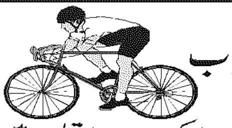
ہر لحاظ سے قابل اعتماد مختلف رنگوں میں دستیاب
سونی سائیکل
اور دیگر سپیئر پارٹس مارکیٹ سے دستیاب ہیں
5 سال کی گارنٹی
پیارے بچوں کے لئے خوبصورت تحفہ
پاکستانی بنئے
بین الاقوامی معیار کے ساتھ
پاکستانی مصنوعات خریدیئے
تیار کردہ: سونی سائیکل انڈسٹریز، لاہور
فون: 7142610 7142613 7142623
فیکس: 7142093
Mob:0300-9478889

Study in Ireland
- Get Green Card after Study (New Govt. Policy)
- No Interview for Student Visa.
- No Application Fee / Registration Fee

Admission has been opened for September intake
آئرلینڈ میں اعلیٰ تعلیم کے بعد گرین کارڈ حاصل کریں۔ آئرلینڈ میں اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ کام کریں اور اپنی تعلیم کے اخراجات خود اٹھائیں۔
داخلہ جات شروع ہو چکے ہیں
For more information please contact:
Mr. Farrukh Luqman
829-C Faisal Town, Lahore.
Cell# 0302-8421770
Office# 042-5177124/5162310
Email: info@educationconcern.com
URL: www.educationconcern.com